

معاشرتی عُلوم

ضِلع گُوجرانوالا

تیسری جماعت کے لیے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ - لاہور













تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور و منظور شدہ صوبہ پنجاب (محکمۂ تعلیم)
بطور سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس ضلع گوجرانوالا
نظرثانی شدہ :۔ قومی ریویو کمیٹی ، وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان

مُصنّفین :

- ڈاکٹر مِس فیروزہ یاسمین
- مِسز نُزہت منصور
- ڈاکٹر مِس مریم۔ کے۔ الٰہی
- صاجزادہ عبدُالرّسول
- علی شبّر کاظمی
- مقبول انور داؤدی
- بشیر الدّین ملک

مُدیر :

- بشیر الدّین ملک

نگران :

- حفصہ جاوید
- سبط حسن
- شاہ نواز

کتابت : منیر احمد انیس

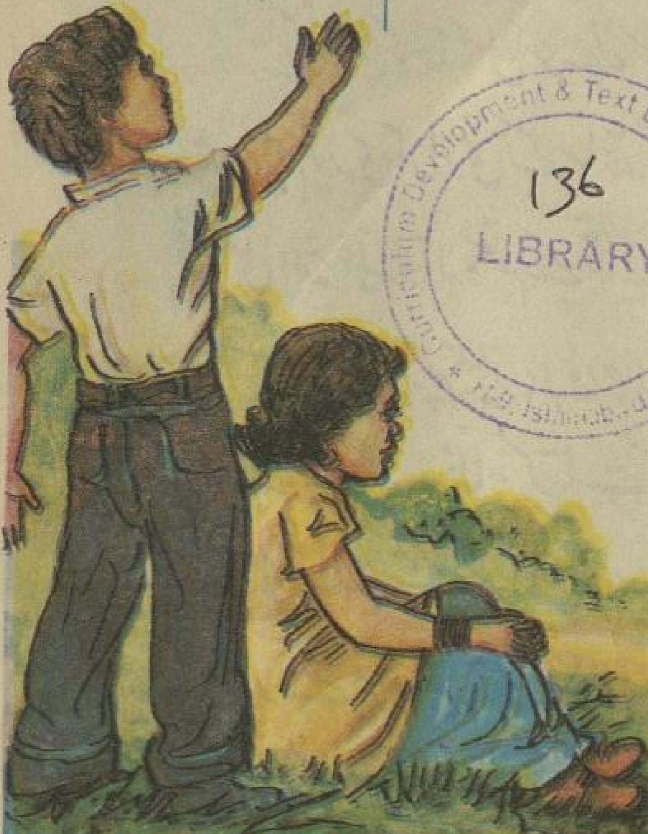
ناشر : محمد زبیر سعید۔ لاء بک ہاؤس، کچہری روڈ، لاہور
مطبع : پاکستان ایجوکیشنل پریس، کرم چند سٹریٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرا نام ____________ ہے۔

میں تیسری جماعت میں ہوں۔

یہ میری مُعاشرتی عُلوم کی کِتاب ہے۔





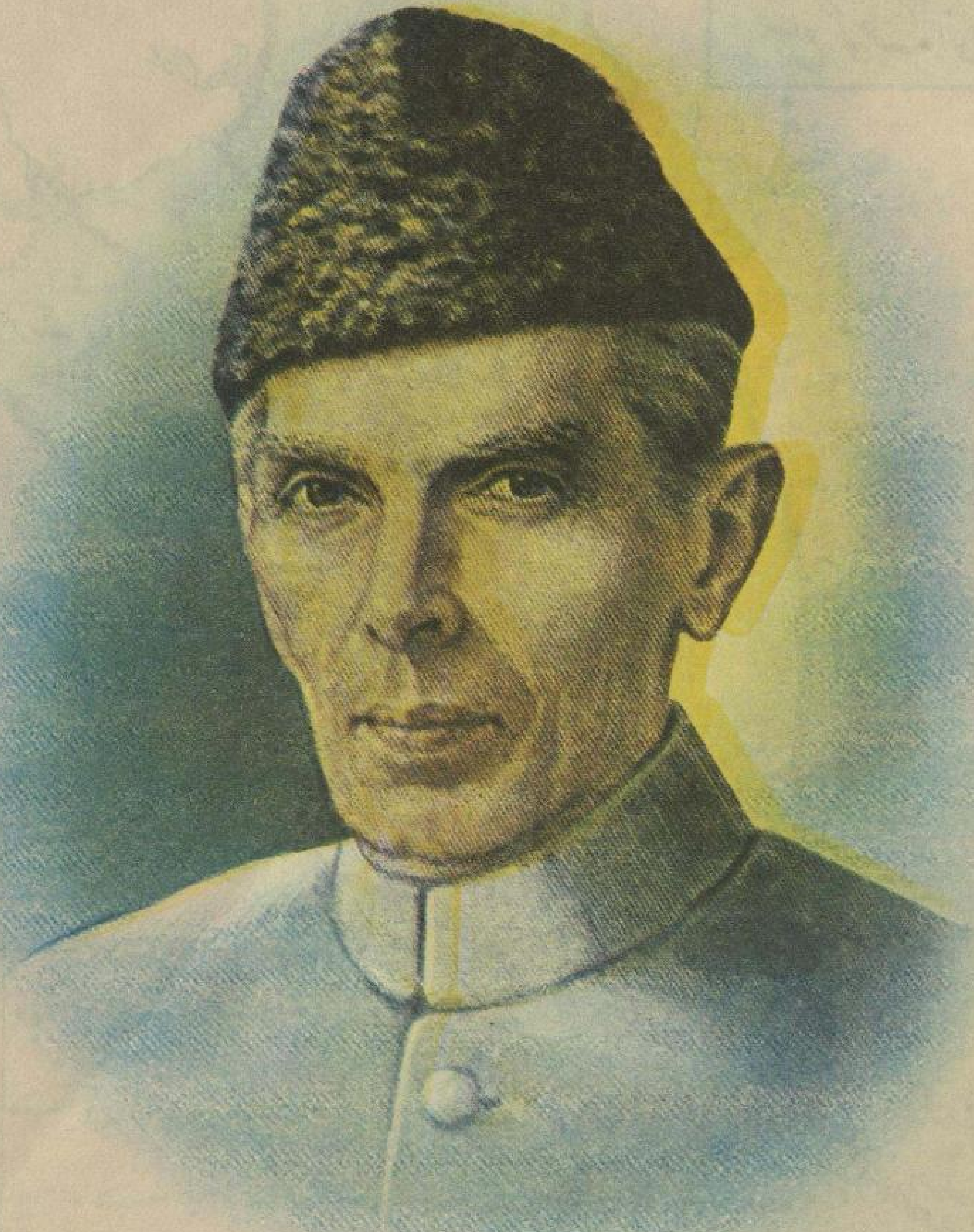


ہمارا وطن

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ اِس کے بانی قائدِ اعظم محمّد علی جناحؒ تھے۔ ہم نے اِسے بڑی کوششوں کے بعد حاصل کیا۔ ہے، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اپنی جانیں بھی قُربان کیں۔

پاکستان کو حاصل کرنے کا مَقصد یہ تھا کہ ہم ایک آزاد علاقے میں رہیں۔ ہم پُوری آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسُول حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہُوئے اصُولوں پر زندگی گزار سکیں۔

ہمارا قومی پرچم ہمیں اپنی جان سے بھی پیارا ہے۔ اِس میں دو رنگ ہیں، سبز اور سفید۔ سبز رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں بَسنے والے زیادہ لوگ مُسلمان ہیں۔ سفید رنگ کا مَطلب ہے کہ یہاں دُوسرے مذہبوں کے لوگ بھی پُوری آزادی کے ساتھ رہتے ہیں۔ سبز حصّے پر چاند ستارا ہماری عظیم روایات اور روشن مُستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔



پنجاب
جائے وقوع
ضلع گوجرانوالہ

جموں اور کشمیر

تربیلا ڈیم

منگلا ڈیم

اسلام آباد

راولپنڈی

اٹک

جہلم

میانوالی

گجرات

سیالکوٹ

گوجرانوالا

سرگودھا

خوشاب

شیخوپورہ

بھکر

لاہور

فیصل آباد

ٹوبہ

جھنگ

قصور

لیہ

ٹیک سنگھ

اوکاڑہ

ساہیوال

ڈیرہ غازیخان

مظفر گڑھ

ملتان

وہاڑی

بہاولنگر

راجن پور

بہاول پور

رحیم یار خاں

صوبہ سرحد

صوبہ بلوچستان

صوبہ سندھ

بھارت

دریائے جہلم

دریائے چناب

دریائے راوی

دریائے ستلج

دریائے سندھ

دریائے بیاس

شمال

جنوب

مشرق

مغرب

پیمانہ

50 25 0 50 100 150 کلومیٹر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہمارا ضلع

ہمارا ضلع گوجرانوالا پیارے وطن پاکستان کے صوبہ پنجاب میں واقع ہے۔ پنج آب کا مطلب ہے پانچ دریاؤں کی سرزمین یعنی دریائے سندھ، جہلم، چناب، راوی اور ستلج۔ پنجاب کا زیادہ تر حصّہ میدانی ہے۔ صوبہ پنجاب کے کُل 29 اضلاع ہیں۔ ہمارا ضلع ان میں سے ایک ہے۔

حدُود اربعہ

دریائے چناب، ہمارے ضلعے کی شمال مغربی سرحد کے ساتھ ساتھ بہتا ہے۔ دریا کے پار ضلع گجرات اور ضلع سرگودھا واقع ہیں۔ شمال مشرق میں ضلع سیالکوٹ کا علاقہ ہے۔ جنُوب اور جنُوب مشرق میں ضلع شیخوپورہ واقع ہے۔ ہمارے ضلعے کا جنُوبی حصّہ، ضلع فیصل آباد اور ضلع جھنگ کے ساتھ بھی لگتا ہے۔

ہمارے ضلعے میں تین تحصیلیں ہیں۔ گوجرانوالا۔ حافظ آباد اور وزیر آباد۔

سطح

ضلع گوجرانوالا، پنجاب کے ہموار میدانی علاقے میں واقع ہے۔ یہ علاقہ دریاؤں کی لائی ہُوئی زرخیز مٹّی سے بنا ہُوا ہے۔ یہ مٹّی بہُت نرم ہے۔ اِس میں کھیتی باڑی کا کام آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اگرچہ دیکھنے میں زمین بالکل ہموار نظر آتی ہے، مگر جنُوب مغرب کی طرف

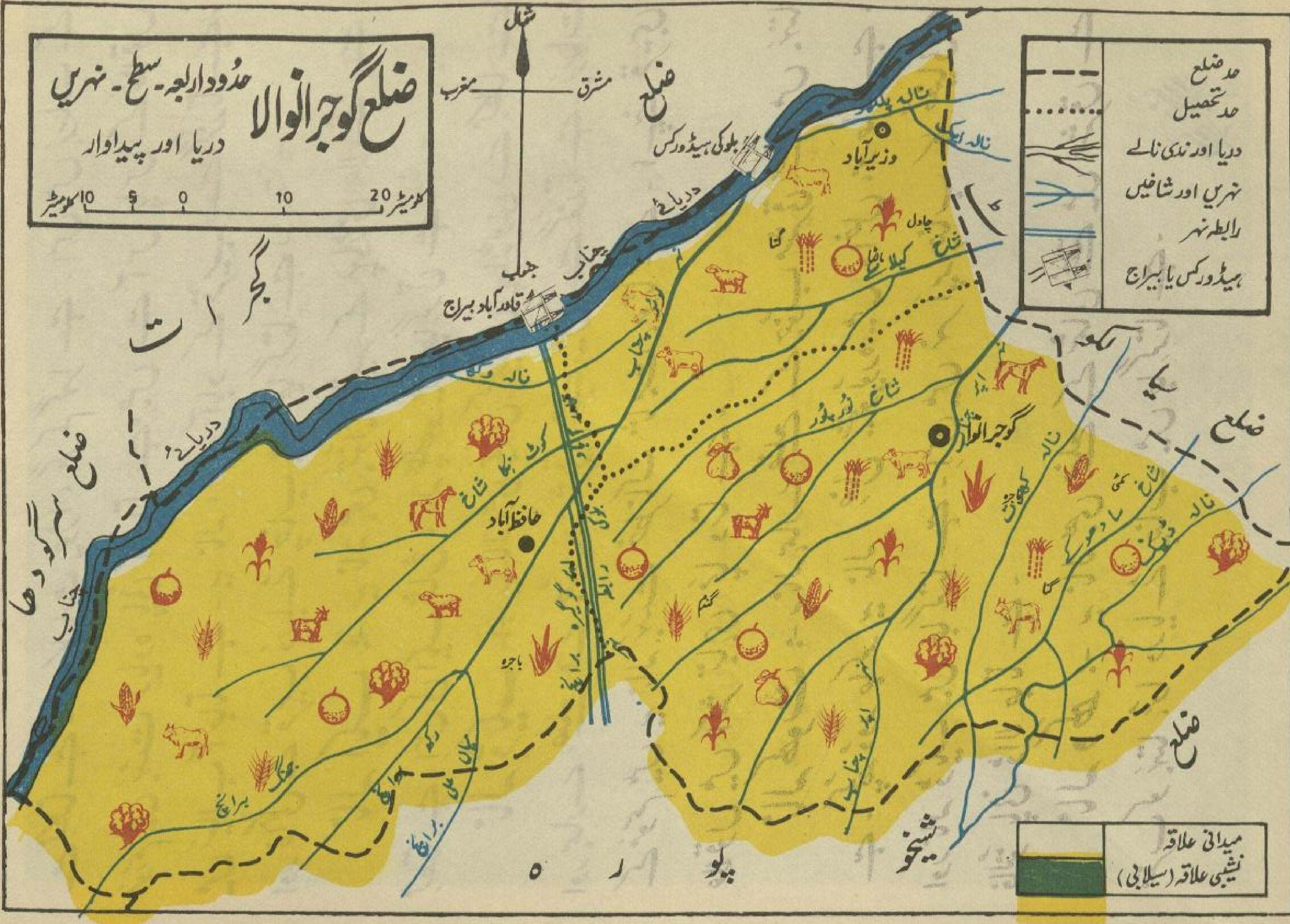
معمُولی سی ڈھلان ہے۔ یہ ہموار اور زرخیز علاقہ دَھان کی پَیداوار کے لیے مشہُور ہے۔ ہمارے ضِلعے کا کُچھ شمالی حِصّہ تھوڑا سا نِیچا ہے۔ بَرسات کے مَوسم میں دَریائے چناب کا پانی اکثر اِس علاقے میں آ جاتا ہے۔ شمال مشرق میں کئی ندی نالے ہیں۔ ضِلعے کا جنُوب مشرقی حِصّہ بھی نِیچا ہے۔ اِس میں بھی کئی ندی نالے ہیں۔

دَریا

ہمارے ضِلعے کی شمال مغربی حَد کے ساتھ ساتھ دریائے چناب بَہتا ہے۔ یہ پنجاب کا بہُت بڑا دَریا ہے۔ اِس کا پاٹ کافی چوڑا ہے۔ سَردیوں میں اِس دَریا میں پانی کی مِقدار کم ہو جاتی ہے۔ بَرسات کے مَوسم میں اِس میں بہُت زیادہ پانی آ جاتا ہے اور اِس کا پاٹ مزِید چوڑا ہو جاتا ہے۔ آس پاس کے نِیچے علاقے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ بَعض دَفعہ اِس کا پانی اپنے کِناروں سے باہر نِکل کر دُور دُور تک پھَیل جاتا ہے۔ اِس سے بہُت سی فصلوں اور بَستیوں کا نقصان ہوتا ہے۔ دَریائے چناب سے کئی نہریں نکالی گئی ہیں۔ وزیرآباد کے قریب اِس دَریا پر ریل اور سَڑک کا پُل بنا ہُوا ہے۔ وزیر آباد کا پُرانا شہر اِس دَریا کے بائیں کِنارے پر واقع ہے۔

مَوسمی نالے

نالہ پَلکھو: پَلکھو ہمارے ضِلعے کے شمال مشرق میں بہتا ہے۔ یہ نالہ، جمُّوں کشمیر کے پہاڑی علاقے



ضلع گوجرانوالا
حدود اربعہ۔ سطح۔ نہریں
دریا اور پیداوار
کلومیٹر 20 10 0 5 10 کلومیٹر
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
ضلع گجرات
ضلع سرگودھا
ضلع شیخوپورہ
ضلع سیالکوٹ
دریائے چناب
بلوکی ہیڈورکس
قادرآباد بیراج
وزیرآباد
گوجرانوالا
حافظ آباد
چاول
گنا
گندم
باجرہ
مکئی
حد ضلع
حد تحصیل
دریا اور ندی نالے
نہریں اور شاخیں
رابطہ نہر
ہیڈورکس یا بیراج
میدانی علاقہ
نشیبی علاقہ (سیلابی)

سے نِکلتا ہے ۔ اِس کا پاٹ چوڑا ، مگر کم گہرا ہے ۔ اِس میں بَرسات کے مَوسم میں بہُت زیادہ پانی آ جاتا ہے، جس سے آس پاس کے علاقوں میں سَیلاب آ جاتا ہے ۔ یہ نالہ ، وزیر آباد کے قریب سے گُزرتا ہے۔ اور خانکی کے قریب دَریائے چناب میں جا گِرتا ہے ۔

نالہ ایک :- یہ نالہ بھی جمُّوں کشمیر کے پہاڑی علاقے سے نِکلتا ہے ۔ اِس کی ایک شاخ ، نالہ پَلکھو میں جا گِرتی ہے ۔

نالہ ڈیک :- یہ نالہ بھی جمُّوں کشمیر کی پہاڑیوں سے نِکلتا ہے، اور ہمارے ضِلعے کے جنُوب مشرقی حِصّے میں سے گُزرتا ہے۔ بَرسات کے مَوسم میں یہ نالہ بہُت خطرناک ثابت ہوتا ہے ۔ اپنے قریبی علاقوں میں اکثر تباہی مَچا دیتا ہے ۔

نالہ کھوت :- یہ نالہ ہمارے ضِلعے کے جنُوب مشرقی حِصّے میں بہتا ہے ۔ کچُھ دُور جا کر یہ نالہ ، ضِلع شیخوپُورہ میں داخل ہو جاتا ہے ، اور نالہ ڈیک میں جا گِرتا ہے ۔ اِس میں نہر اَپر چناب کا طُغیانی کا فالتُو پانی ڈالا جاتا ہے ۔

نالہ وگھ :- یہ نالہ بھی ضِلعے کے شمالی حِصّے میں مشرق سے مغرب کو بہتا ہُوا دریائے چناب میں جا گِرتا ہے ۔



سوالات

- مختصر جواب دیں :

1 - ہمارا ضلع کون سے صُوبے میں واقع ہے ؟

2 - ضلعے کا حدُود اربعہ لکھیں ؟

3 - ہمارے ضلعے میں کون کون سے نالے بہتے ہیں ؟

4 - ہمارے ضلعے کی کون کون سی تحصیلیں ہیں ؟

5 - خالی جگہ پُر کریں :

(i) - پنجاب کا مطلب ہے ـــــــ دریاؤں کی سرزمین۔

(ii) - یہ علاقہ ـــــــ کی لائی ہُوئی زرخیز مٹّی سے بنا ہُوا ہے۔

(iii) - یہ ہموار اور زرخیز علاقہ ـــــــ کی پیداوار کے لیے مشہُور ہے۔

تارِیخِ ضلع گُوجرانوالا

گُوجرانوالا کا شہر اَب سے قریباً چار سو سال پہلے آباد ہُوا۔ اِسے ساہنسی قبیلہ کے سَردار، خان نے بسایا۔ اُس نے اِس کا نام "خان پُور ساہنسی" رکھا۔ کچُھ عرصے بعد شہر پر گُوجر قبیلے کا قبضہ ہو گیا۔ اِس پر اِس کا نام بھی تبدیل ہو گیا اور اِسے گُوجرانوالا کہنے لگے۔

پُرانے زمانے میں اِس ضلعے میں ہِندُو بَستے تھے۔ جب اِسلام دُور دُور تک پھیل گیا تو اِس کا اَثر اِس علاقے میں بھی پہنچا۔ ایک



ہندو راجا بھی مسلمان ہو گیا۔ اِس پر دُوسرے راجاؤں کو غصّہ آیا۔ وُہ اُسے بہُت تنگ کرنے لگے۔ جب اِس بات کا عِلم ایک مُسلمان بادشاہ محمُود غزنوی کو ہُوا تو وُہ مُسلمان بھائی کی مَدد کے لیے فوج لے کر آیا۔ اُس نے ہِندوؤں کو شکست دی۔ اِس طرح اِس علاقے پر مُسلمانوں کی حکُومت قائم ہو گئی۔ مُسلمانوں کی حکُومت اِتنی اچھّی تھی کہ ہِندُوؤں نے اپنی مَرضی سے اِسلام قبُول کرنا شرُوع کیا اور اِس طرح اکثر قبیلے مُسلمان ہو گئے۔

اَب سے قریبًا ساڑھے چار سو سال پہلے کابل کے بادشاہ، بابر نے اُن علاقوں کو، جو آج کل پاکِستان اور بھارت میں شامل ہیں، فتح کر کے اپنی حکُومت قائم کر لی۔ اُس کے خاندان نے یہاں قریبًا تِین سو سال تک حکُومت کی، اُسے مُغلیہ خاندان کہتے ہیں۔ مُغلوں کی حکُومت کے ماتحت ضِلع گُوجرانوالا کو اَمن نصِیب ہُوا اور لوگ خُوش حال ہو گئے۔

جَب مُغلوں کی حکُومت کمزور ہونے لگی تو ضِلعے میں سِکھّوں نے زور پکڑا۔ سِکھّوں کے مشہُور بادشاہ کا نام رنجیت سِنگھ تھا۔ اُس نے سارا پنجاب فتح کر لیا۔

مُسلمانوں نے انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی پُوری کوشش

کی۔ اُنھوں نے انگریزوں سے 1857ء میں جنگِ آزادی لڑی۔ اِس جنگ میں ہمارے ضِلع گوُجرانوالا کے کھرل قبیلہ نے بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا۔ اِس جنگ میں مُسلمانوں کو کامیابی تو نہ ہُوئی لیکن اُنھوں نے اپنی کوشِش جاری رکھّی۔ آخر قائدِ اعظمؒ نے مُسلمانوں کو مُسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کیا۔ مُلک کے دُوسرے مُسلمان بھائیوں کی طرح اِس ضِلعے کے لوگوں نے بھی قائدِ اعظمؒ کا ساتھ دیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ انگریزوں کو یہ مُلک چھوڑ کر جانا پڑا اور مُسلمانوں کا الگ مُلک پاکِستان بَن گیا۔

اَب پاکِستان میں تمام مُسلمان ہَنسی خُوشی آزادی کی زِندگی گزار رہے ہیں۔



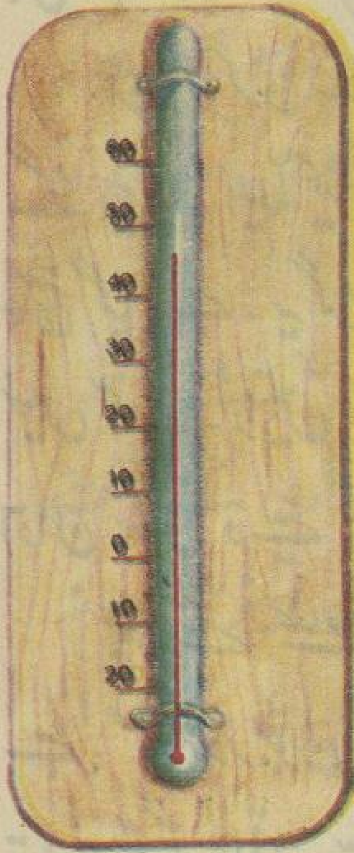
سوالات

1 ۔ گوُجرانوالا شہر اَب سے کِتنا عرصہ پہلے آباد ہُوا ؟

2 ۔ مُغلیہ خاندان نے اِس علاقے پر کِتنے سال حکوُمت کی ؟

3 ۔ قائدِ اعظمؒ نے مُسلمانوں کے لیے کیا خِدمات انجام دیں ؟

مَوسِم اور آب و ہَوا



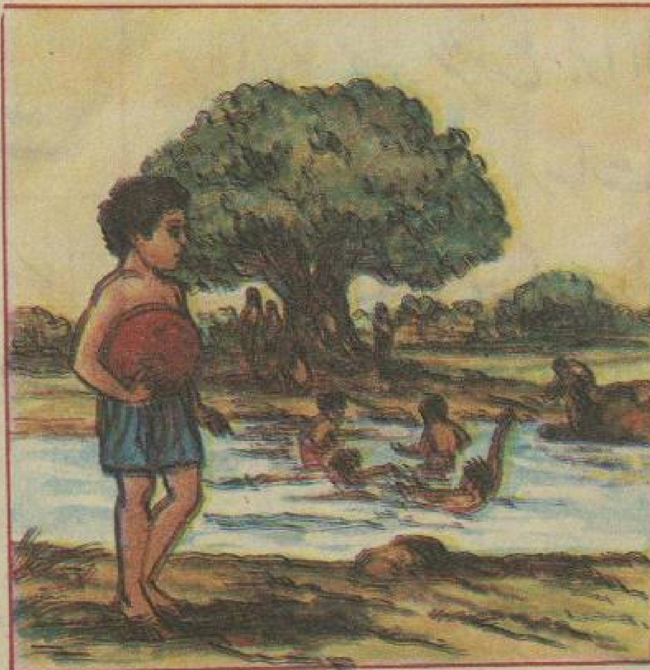
ہمارے ہاں کبھی تو خوب گرمی پڑتی ہے اور کبھی سردی ۔ کئی ایسے مہینے بھی آتے ہیں جب نہ گرمی پڑتی ہے اور نہ سردی ۔ اِس طرح بدلتے ہُوئے موسموں کی سال کی حالت کو آب و ہَوا کہتے ہیں ۔ ہمارے ضِلعے میں چار مَوسم پائے جاتے ہیں۔

1۔مَوسِمِ گرما ۔ مَوسِم برسات 2۔مَوسِم خزاں

3۔مَوسِمِ سرما 4۔مَوسِمِ بہار

مَوسِمِ گرما

چھُٹّی کی گھنٹی بجی ۔ بچّے تیز تیز قدم اٹھاتے ہُوئے گھروں کی طرف چَل پڑے ۔



دُھوپ سے بچنے کے لیے کِسی نے تختی سَر پر رکھ لی اور کِسی نے بَستہ۔ کچُھ دیوار کے

ساتھ ساتھ ہو لیے ، تاکہ تھوڑی دیر سائے میں چل سکیں، لیکن دوپہر کے وقت سایہ بھی تو بہُت چھوٹا ہوتا ہے۔ سُورج ڈھلے گا تو سائے بھی لمبے ہونے شروع ہو جائیں گے۔

آج تو گرمی سے بُرا حال ہو رہا ہے۔ کپڑے پسینے سے بھیگ گئے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ درجہ حرارت 42 درجے سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے۔ یہ گرمیوں کے دن بھی کتنے لمبے ہوتے ہیں، ختم ہونے کو نہیں آتے۔ راتیں اِتنی چھوٹی ہوتی ہیں کہ اِدھر آنکھ لگی، اُدھر فجر کی اذان سُنائی دینے لگی۔

ہمارے ضلعے میں گرمیوں کا مَوسم اپریل کے آخر میں شروع ہوتا ہے۔ مئی اور جُون میں تو بَلا کی گرمی پڑتی ہے۔ اِن مہینوں میں تو گھاس تک سُوکھ جاتی ہے۔ مویشیوں کو سَبز چارا بھی نہیں مِلتا۔

برسات

جولائی کا مہینہ شروع ہُوا اور بارش کی آس ہونے لگی۔ جولائی اور اگست برسات کے مہینے ہیں۔ شمال مغرب سے کالی کالی گھٹائیں اُٹھتی ہیں جن کی بَدولت خُوب بارش ہوتی ہے۔

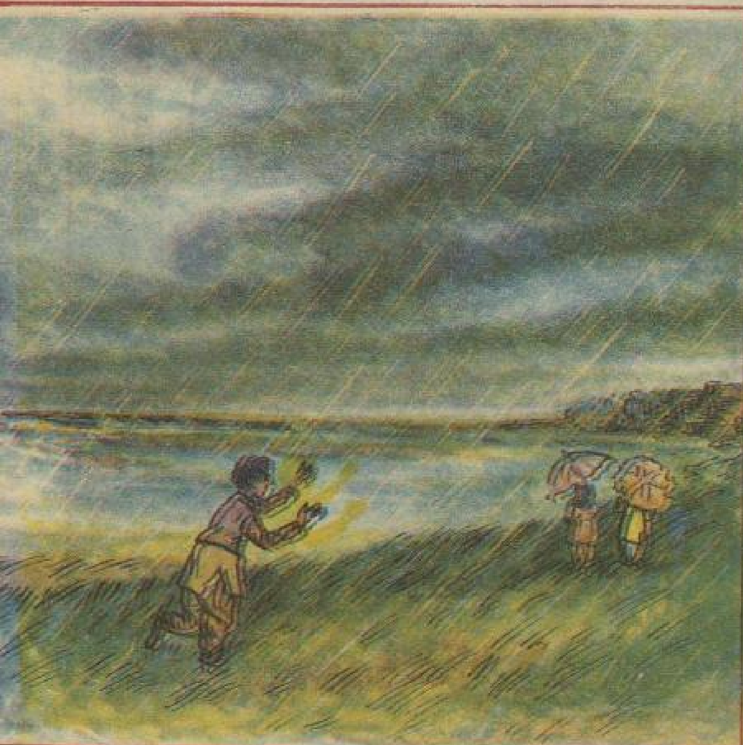
کِسان بھی تو بہُت خُوش ہے۔ دَھان بَو چُکا ہے۔ اَب اُسے اپنی فصلوں کے لیے پانی کی بہُت ضرورت ہے۔ اگر بارش ہُوئی تو پَل بھر میں کھیت پانی سے بھَر جائیں گے۔ کِسان کو ٹیوب وَیل یا

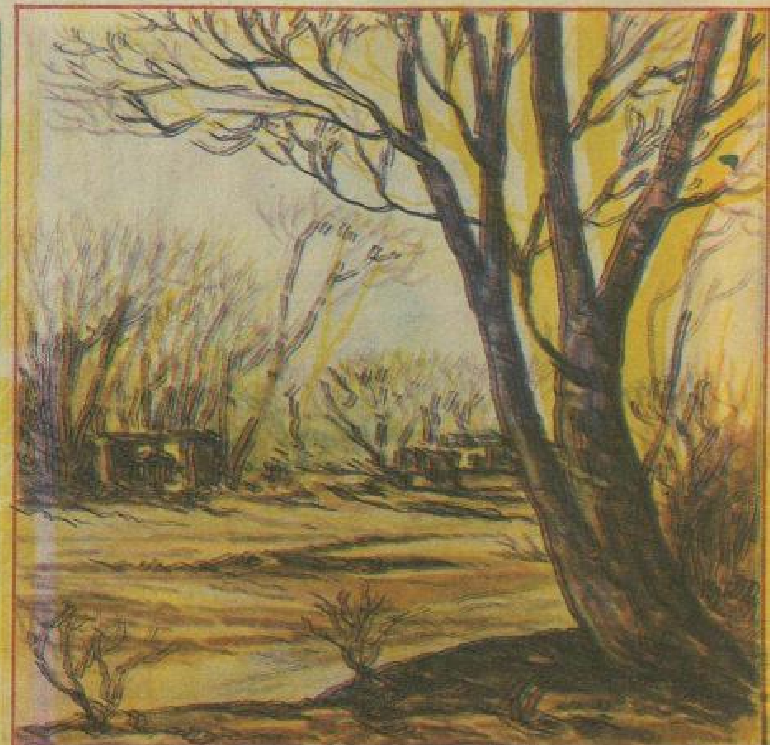
نہر کا پانی نہیں دینا پڑے گا۔

برسات کے مَوسم میں سَیلاب بھی آتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے کے ایک طرف دریائے چناب ہے اور دُوسری طرف نزدیک ہی دریائے راوی بہتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سَیلاب اِس زور سے آتا ہے کہ دھان کی فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ کچّے مکان گِر جاتے ہیں، مویشی اور آدمی تک بہ جاتے ہیں۔

مَوسِمِ خزاں

بَرسات کا مَوسم ختم ہوتے ہی ستمبر میں پھر گرمی ذرا زیادہ ہو جاتی ہے۔ دن کے وقت تو دُھوپ میں بَیٹھا نہیں جاتا۔ اکتُوبر اور نومبَر کے مہینوں میں نہ گرمی ہوتی ہے، نہ سَردی۔ اِن دِنوں میں درخت اپنے پتّے گرانا شرُوع کر دیتے ہیں۔





مَوسِمِ سَرما

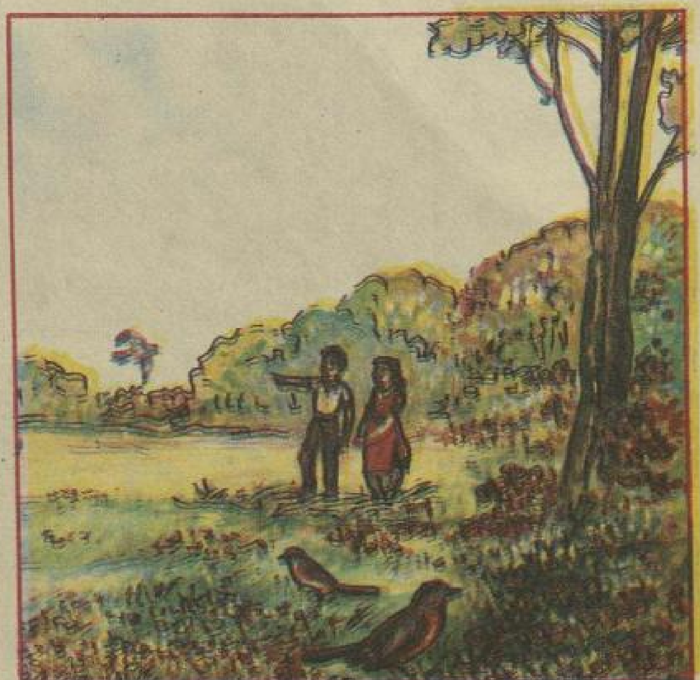
نوَمبر کے آخر میں سَردی کا مَوسم شروع ہو جاتا ہے۔ دن کو دُھوپ میں بیٹھنے کا خُوب مزا آتا ہے۔ ہمارے ماسٹر صاحب کُرسی اور تختہ سیاہ باہر نِکلوا لیتے ہیں۔ ہم دُھوپ میں بیٹھ کر خُوب پڑھتے ہیں۔ رات آتی ہے تو لحافوں میں گُھس جاتے ہیں اور گھر کے بڑوں سے کہانیاں سُنتے ہیں۔

مَوسِمِ سَرما میں ہلکی ہلکی بارش بھی ہوتی ہے جو فصلوں کے لیے بہُت مُفید ہے۔ کسان اِسے سونے کی بوَند کہتے ہیں۔ یہ بارش گندم کی فصل کے لیے خاص طور پر بہُت مُفید ہوتی ہے۔

مَوسِمِ بہار

فروری کے آخر میں مَوسم بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ درخت نئی شاخیں اور پتّے نکالتے ہیں اور دِنوں میں ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ شام کے وقت باغوں میں خُوب رونق





ہوتی ہے۔ پرندے جو سَردی سے ڈَر کر درختوں کی ٹَہنیوں میں چھُپے بَیٹھے رہتے تھے، اِن دِنوں باہر نِکل آتے ہیں اور خُوشی سے چہچہاتے ہیں۔ اِس مَوسم میں نئی گھاس نِکلنا شرُوع ہو جاتی ہے، مویشیوں کو خُوب چارا مِلتا ہے۔ گائیں اور بھَینسیں، خُوب دُودھ دیتی ہیں اور ہم خُوش ہو کر دُودھ پیتے ہیں۔



سوالات

1 ۔ ہمارے ضِلعے میں کِتنے موسم آتے ہیں نام بتائیں ؟

2 خالی جگہ پُر کریں :

(i) ۔ مَوسمِ بہار میں باغوں میں ______ کِھلتے ہیں۔

(ii) ۔ مَوسمِ خزاں میں ______ جھَڑ جاتے ہیں۔

(iii) ۔ برسات میں بہُت ______ ہوتی ہے۔



لوگ

ہمارے ضلعے میں قریباً 26 لاکھ 89 ہزار لوگ رہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ بہت محنتی ہیں۔ اکثر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں، کچھ کارخانوں میں بھی کام کرتے ہیں۔ بچّوں کی تعلیم کے لیے کئی سکول اور کالج ہیں۔

بچّے

عام طور پر یہاں کے بچّوں کی رنگت گندمی اور قد لمبا ہوتا ہے۔ اکثر بچّے تندرست نظر آتے ہیں۔ بچّے عام طور پر کُرتا یا قمیص اور شلوار یا پاجامہ پہنتے ہیں۔ بعض بچّے تہمد بھی باندھتے ہیں۔ کچھ بچّے اچکن بھی پہنتے ہیں۔ لڑکیاں قمیص، شلوار یا لہنگا پہنتی ہیں اور دوپٹا اوڑھتی ہیں۔ اکثر لڑکیاں اپنے کپڑوں پر رنگین دھاگے سے بیل بوٹے بھی کاڑھتی ہیں۔

غذا

روٹی ، گوشت ، دال ، ترکاری اور پھل عام غذا ہے۔ بچّے کچّی سبزیاں ، مثلاً ، مُولی ، گاجر ، کھیرا اور ککڑی وغیرہ بہُت پسند کرتے ہیں۔ یہ سبزیاں کھانے سے جسم میں طاقت آتی ہے ، اور بچّے تندرُست رہتے ہیں۔

کھیل

بچّوں کو کھُلے مَیدان میں کھیلے جانے والے کھیل پسند ہیں ، مثلاً گلّی ڈنڈا ، کبڈّی اور فُٹ بال۔ بچّے ہاکی اور کرکٹ بھی شوق سے کھیلتے ہیں۔ اَب تعلیم عام ہونے کی وجہ سے بہُت سے بچّے سکُول جانے لگے ہیں۔ سکُول میں وُہ لکھنا پڑھنا سیکھتے ہیں۔ سکاؤٹنگ اور گرل گائیڈنگ میں خُوشی سے حِصّہ لیتے ہیں۔



مَرُدم شُمارِی

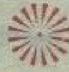
پِچھلے سَبق میں آپ نے پڑھا ہے کہ ہمارے ضِلعے کی آبادی قریباً 27 لاکھ ہوگئی ہے جو پِچھلے دس سال کی آبادی سے قریباً ساڑھے 6 لاکھ زیادہ ہے۔ آبادی کے اضافے کی یہ رفتار بہُت زیادہ ہے، کیونکہ ہم اِتنی تیزی سے لوگوں کو سہُولتیں مہیّا نہیں کر سکتے۔ آپ سوچتے ہوں گے کِہ یہ کیوں کر معلُوم ہُوا۔

آئیے! ہم آپ کو سمجھائیں :

حکُومت نے ایک محکمہ قائم کِیا ہے جِس کا نام 'محکمہ مَرُدم شُماری' ہے۔ ہر دس سال کے بعد یہ محکمہ آبادی کے بڑھنے یا گھٹنے کا حساب لگاتا ہے۔ اِس محکمے کے آدمی گھر گھر جا کر ایک فارم پُر کرواتے ہیں، تاکِہ مَعلُوم ہو جائے کِہ اِس گھر میں کِتنے لوگ رہتے ہیں۔ جب یہ فارم جمع ہو جاتے ہیں تو ان میں درج کی ہُوئی تعداد کو گِن لِیا جاتا ہے۔ اِس طرح مَعلُوم

ہو جاتا ہے کہ اِس شہر کی آبادی کتنی ہے ۔ اِسی طرح پُورے مُلک کی آبادی کا پتا لگایا جاتا ہے ۔

جَب آبادی بڑھتی ہے تو کھانے پینے اور استعمال کرنے کی دیگر چیزوں کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے ، تاکہ ہر آدمی کو ضرورت کی چیزیں مِل سکیں ۔





سوالات

مختصر جواب دیں :

1 ۔ ہمارے ضلعے کے بچّے کیسے کپڑے پہنتے ہیں ؟

2 ۔ بچّے اپنی غذا میں کیا کیا چیز کھاتے ہیں ؟

3 ۔ بچّوں کو کون کون سے کھیل پسند ہیں ؟

4 ۔ ہمارے ضلعے کی آبادی کتنی ہے ؟

5 ۔ محکمہ مَردُم شماری آبادی کے بڑھنے یا گھٹنے کا حساب کتنے سالوں کے بعد کرتا ہے ؟

پیشے

آپ، صُبح صاف کپڑے پہن کر سکُول جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں ۔ ناشتا کرتے ہیں ۔ پیدل ، سائیکل، تانگے پر یا بس میں سکُول جاتے ہیں۔ سکُول میں آپ کو کتابوں ، کاپیوں اور پنسلوں کی ضرُورت ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اِن سَب ضرُورتوں کو پُورا کرنے کے لیے رُوپے کی ضرُورت ہوتی ہے ، اِسی لیے آپ کے ابّا ، امّی اور بھائی کام کرتے ہیں ۔ بَعض کے والد دفتر میں مُلازم ہیں ، بَعض کے کارخانے میں اور بَعض کے بینک میں کام کرتے ہیں ۔ بَعض کے ابّا کھیتی باڑی کر کے ہم سَب کے لیے اناج اُگاتے ہیں ۔ کچُھ لوگ جانور پالتے ہیں، تاکہ ہمیں گوشت ، دُودھ اور اُون وغیرہ مِل سکے ۔

اِن سَب کاموں کو پیشے کہتے ہیں ۔ آؤ دیکھیں کہ ہمارے ضِلعے کے خاص خاص پیشے کیا ہیں :-

کھیتی باڑی

رُخشندہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے ۔ وُہ اپنی نانی امّاں کے پاس شہر میں رہتی ہے ۔ اُس کے ابّا گاؤں میں رہتے ہیں ۔ اُن کے پاس کچُھ زمین ہے جس میں وُہ کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔

رُخشندہ چُھٹّیوں میں گاؤں آئی تو اُسے ہرے بھرے کھیت بہُت اَچھّے لگے۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کے اّبا اور بھائی بہُت محنت کرتے ہیں۔ ابّا صُبح سویرے ہَل جوتتے ہیں اور کئی گھنٹے ہَل چلاتے رہتے ہیں. تھوڑی سی زمین سے بہُت سارے چاول اور گندم اُگا لیتے ہیں۔ سَبزیاں بھی کاشت کرتے ہیں۔ اُس کے بھائی صُبح سویرے مُولی، گاجر، شلجم اور گوبھی وغیرہ ریڑھے پر لاد کر مَنڈی لے جاتے ہیں۔ مَنڈی سے یہ سَبزیاں دُکان دار خرید کر لے جاتے ہیں۔

سَب مِل کر کام کرتے ہیں۔ کوئی کھیتوں میں گوڈی کرتا ہے، کوئی پانی دیتا ہے اور کوئی جانوروں کے لیے چارا کاٹتا ہے۔

رُخشندہ کے گھر میں دو بھینسیں ہیں۔ دونوں بہُت سا دُودھ دیتی ہیں۔ امّی دُودھ کا دیگچہ بھر کر اُبالتی ہیں۔ ذرا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو



ایک ایک گلاس سَب کو پینے کے لیے دیتی ہیں۔ رُخشندہ بھی خُوش ہو کر دُودھ پیتی ہے۔ اُسے سکُول میں بتایا گیا ہے کہ دُودھ پینے سے صِحّت اچھّی رہتی ہے۔

رُخشندہ کے ہاں بھیڑیں بھی ہیں۔ بھیڑیں دِن بھَر گھاس چَرتی ہیں اور بچّے اُن کے پیچھے پیچھے بھاگتے ہیں۔ رُخشندہ بھی اِن سے خُوب کھیلتی ہے۔ بھیڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے آدمی نے رُخشندہ کو بتایا کہ جَب بھیڑوں کے جِسموں پر اُون گھنی اور لمبی ہو جاتی ہے تو اُسے کاٹ کر بیچ دیا جاتا ہے۔ کارخانوں میں اُون سے گرم کپڑا بنتا ہے۔

رُخشندہ نے دِل میں سوچا کہ گاؤں سے واپس جاتے ہُوئے وُہ تازہ گُڑ، گیہوں کے مُرنڈے اور مکّھن اپنی سہیلیوں کے لیے لے جائے گی اور پھر سَب مِل کر مزے سے کھائیں گی۔

دفتروں کی مُلازمت



قاسم کے بھائی دفتر میں کام کرتے ہیں۔ اُن کا دفتر بینک کہلاتا ہے۔ صُبح سویرے جاتے ہیں اور شام کو دیر سے واپس آتے

ہیں ۔ اَمّی نے بتایا کہ بَینک میں بہُت کام ہوتا ہے ۔ بَینک میں روزانہ بہُت سے لوگ آتے ہیں ۔ کوئی رُوپے جمع کرواتا ہے ، کوئی روپے نِکلواتا ہے ۔

قاسم کے بھائی کے ساتھ اور بھی بہُت سے لوگ کام کرتے ہیں ۔ کوئی لوگوں کو رُوپے ادا کرتا ہے ، کوئی رُوپے وصُول کرتا ہے اور اِس لین دین کا حساب ایک آدمی رجسٹر میں درج کرتا ہے ۔

بَینک کے بڑے دروازے پر ایک بندُوق والا چوکیدار بیٹھا رہتا ہے ۔ وُہ بَینک کی حِفاظت کرتا ہے ۔

بَینک کے مینیجر سب کے کام کی دیکھ بھال کرتے ہیں ۔ وُہ قاسم کے بھائی کو خط لکھوا دیتے ہیں ، جو اُس خط کو ٹائپ کر دیتے ہیں ۔ وُہ خط دُور دُور کے دفتروں میں بھیجے جاتے ہیں ، اِس لیے قاسم کے بھائی اُن خطوں کو بہُت احتیاط سے ٹائپ کرتے ہیں ۔

دفتر کئی طرح کے ہوتے ہیں ۔ ہر ایک دفتر میں علیحدہ علیحدہ قِسم کا کام ہوتا ہے ۔

دُکان داری

آج عُثمان بہُت خُوش ہے ۔ وُہ اپنی امّی اور اَبّا کے ساتھ بازار آیا ہے ۔ وُہ سَب عید کے لیے نئے کپڑے اور جُوتے وغیرہ خریدیں گے ۔

بازار میں بہُت سی دُکانیں ہیں۔ لوگ بھی بہُت ہیں۔ عُثمان کو مِٹھائی اور پھَل کی دُکانیں بہُت اچھّی لگیں۔ وہاں ایک غُبارے والا بھی ہے۔ اُس کے پاس رنگ رنگ کے غُبارے ہیں، جن میں سے بَعض چھت سے بھی اُونچّے ہیں۔

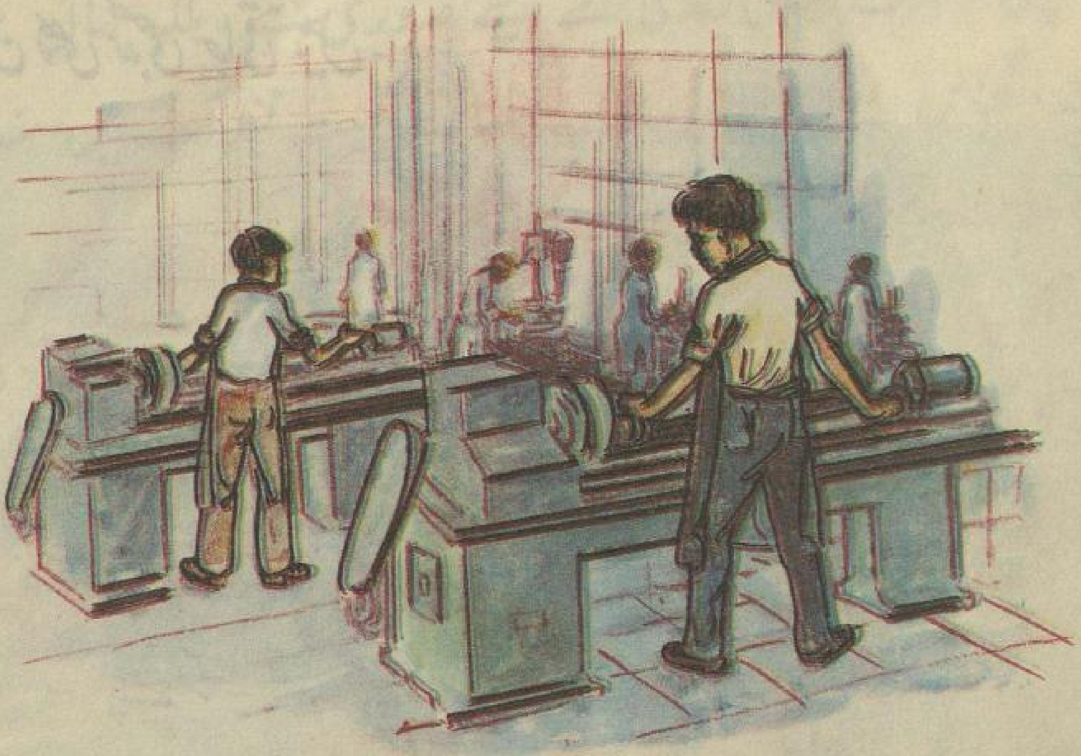
عُثمان ابھی یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اَمّی اُس کی اُنگلی پکڑ کر اُسے کپڑوں کی ایک دُکان پر لے گئیں۔ دُکان دار نے اُسے بہُت سے رنگوں کے کپڑے دکھائے۔ عُثمان نے اپنے لیے گلابی رنگ کا کپڑا پسند کیا۔ اُنھوں نے ساتھ والی دُکان سے براؤن جُوتے بھی خریدے۔

عُثمان کے اَبّا عُثمان کو پھَل کی ایک دُکان پر بھی لے گئے۔ وہاں سے اُس نے مالٹے کا جُوس پیا۔ جُوس بہُت مزے کا تھا۔ عُثمان کے اَبّا نے اُسے مٹھائی کا ڈِبّا بھی لے دیا۔ عُثمان نے سوچا کہ وہ افطار کے وقت ڈِبّے کو کھولے گا۔ تب اَمّی اور اَبّا بھی مِٹھائی کھا سکیں گے۔ عُثمان نے کہانیوں کی ایک کِتاب بھی خریدی۔



کارخانوں کی مُلازمت

اسلم کے ابّا ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ اِس کارخانے میں موزے، بُنیانیں اور تولیے بُنتے ہیں۔ اِس کو ہوزری کا سامان کہتے ہیں۔ ہمارا ضِلع اِس صنعت کے لیے بہُت مشہُور ہے۔ رنگ رنگ کے تولیے بہُت بھلے معلُوم ہوتے ہیں۔ اِن میں سے بعَض دَھاریوں والے اور بعَض چارخانے ہیں۔ ان کے گٹھّے اور ڈِبّے بنا کر دُکانوں پر بھیج دِیے جاتے ہیں۔ ہم یہ چیزیں دُکانوں سے خریدتے ہیں۔ اِس کارخانے میں بہُت سے لوگ کام کرتے ہیں۔ کام صُبح آٹھ بجے سے پانچ بجے شام تک ہوتا ہے۔ بارہ بجے دوپہر کھانے کی چھُٹّی ہوتی ہے۔ سَب کارِیگر اپنا اپنا کھانا لے کر ایک بڑے کمرے میں بَیٹھ



جاتے ہیں اور اطمینان سے کھاتے ہیں۔ کھانے کی چھٹی کے بعد کام پھر شروع ہو جاتا ہے۔

ہر پندرہ دن کے بعد کام کرنے والوں کو اُجرت ملتی ہے۔ وہاں ایک دُکان ہے جہاں سے چیزیں سستی ملتی ہیں۔ کبھی کبھی اسلم کے ابّا بھی وہاں سے چیزیں خرید کر لاتے ہیں۔ وہاں کام کرنے والوں کے لیے ایک ہسپتال بھی ہے۔ اگر کوئی آدمی بیمار ہو جائے تو اُسے وہاں سے دوا مُفت دی جاتی ہے۔

جو چیزیں آپ روزانہ استعمال کرتے ہیں، ان میں سے اکثر چیزیں کارخانوں ہی میں تیّار ہوتی ہیں، مثلاً کپڑا، ٹوپیاں، موزے اور جُوتے وغیرہ۔ یہ سب چیزیں الگ الگ کارخانوں میں تیّار ہوتی ہیں اور دُوسرے شہروں میں بھی بھیجی جاتی ہیں۔



سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - ہم جانور کیوں پالتے ہیں ؟

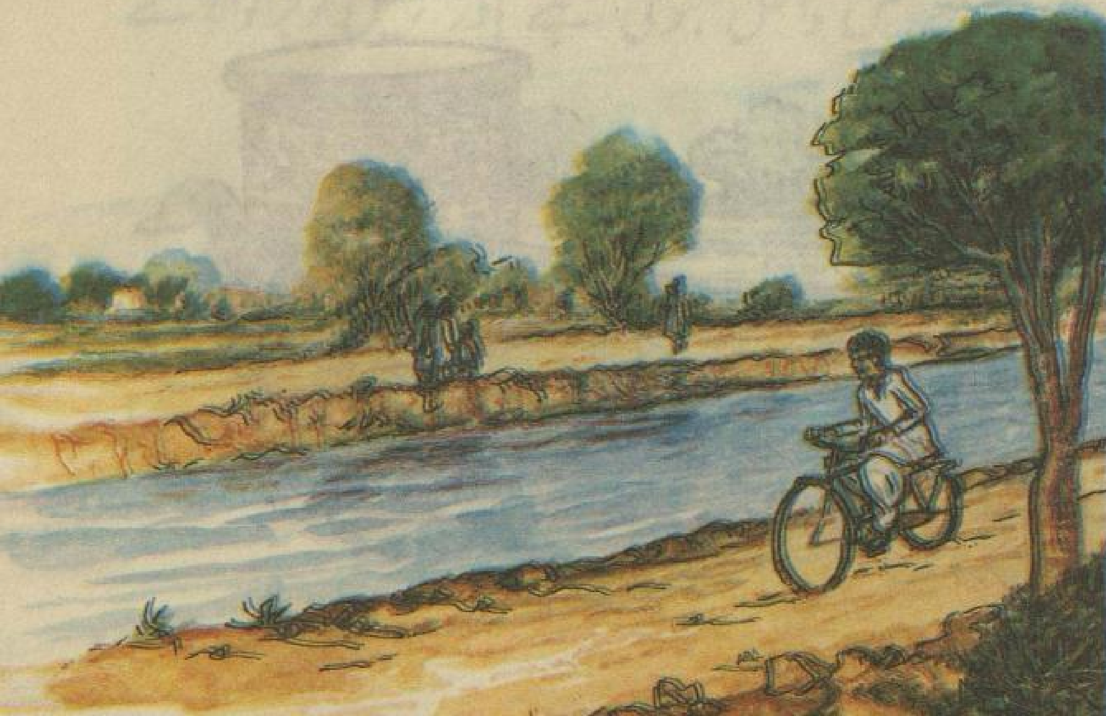
2 - پیشے کتنی قسم کے ہوتے ہیں ؟

آب پاشی

نہ بھئی ، ایسا نہ کرو ! پانی پی چکے ہو تو ٹونٹی بند کر دو۔ اِس طرح پانی بھی ضائع ہو رہا ہے اور تُم دونوں کے کپڑوں پر گندے چھینٹے بھی پڑ رہے ہیں۔

اگر اِسی طرح پانی ضائع ہوتا رہا تو ہمیں پانی کم ملے گا۔ نہانے اور کپڑے دھونے میں دِقّت ہو گی۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ پانی کو ضائع نہ کرو، حتّٰی کہ وَضو کے لیے بھی اُتنا ہی پانی استعمال کرو، جِتنے پانی کی ضرُورت ہو۔

پانی نہ صِرف اِنسانی زندگی کے لیے ضرُوری ہے، بلکہ یہاں جو بھی درخت ، گھاس ، پھُول دار پودے اور لہلہاتے کھیت نظر آتے ہیں، سَب پانی ہی کی بَدولت سَرسَبز ہیں۔ آپ نے سُنا ہو گا کہ چاند پر کوئی آبادی نہیں ہے۔ اِس کی سَب سے بڑی



وجہ یہ ہے کہ وہاں پانی نہیں ہے۔

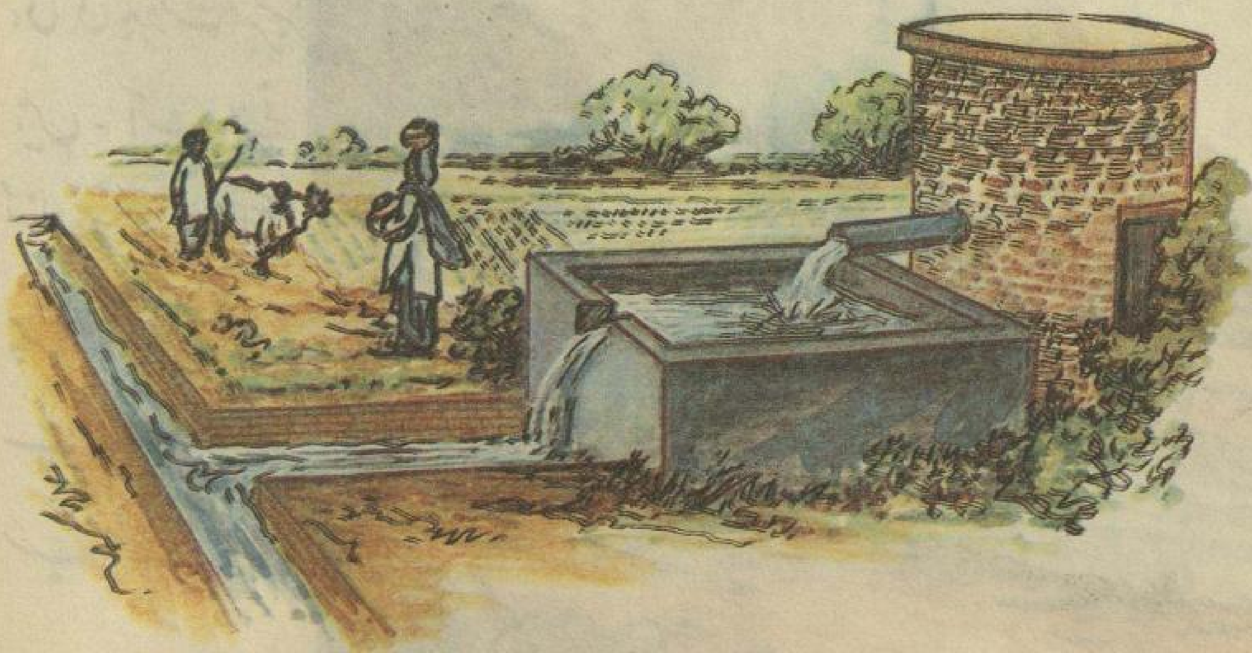
آب پاشی

خُدا تعالیٰ نے ہمیں پانی کی نعمت دو طرح سے عطا کی ہے۔ ایک بارش کے ذریعے، دُوسرے اُن ذخیروں سے جو زمین کے اندر موجُود ہیں۔

نہریں

آئیے، نقشے پر اپنے ضلعے کی بڑی بڑی نہریں اور اُن کی شاخیں دیکھیں :-

نہر لوئر چناب : ہمارے ضلعے کے وسط میں ایک بہُت بڑی نہر بہتی ہے۔ دریائے چناب پر خانکی کے مقام پر ایک بند بنا ہُوا ہے۔ اِسی بند سے یہ نہر نکلتی ہے۔ اِس نہر کا نام لوئر چناب ہے۔ اِس نہر سے پھر چھوٹی چھوٹی نہریں نکالی گئی ہیں جو تحصیل حافظ آباد کے علاقے کو سیراب کرتی ہیں۔ اِن میں کوٹ نکّا شاخ، رکھ برانچ، اَپر گوگیرا



برانچ اور جھنگ برانچ زیادہ بڑی ہیں۔

قادر آباد بلّوکی رابطہ نہر: ہمارے ضِلعے کے جنُوب مشرق میں ذرا فاصلے پر دریائے راوی بہتا ہے ۔ اِس میں پانی کم ہوتا ہے۔ قادر آباد کے مقام پر دریائے چناب پر بند بنایا گیا ہے اور قادر آباد بلّوکی رابطہ نہر نکالی گئی ہے ۔ یہ نہر، دریائے راوی میں بلّوکی کے مقام پر اپنا پانی ڈالتی ہے ۔ لیکن دریائے جہلم میں دریائے چناب سے بھی زیادہ پانی ہوتا ہے، اِس لیے اِس کا پانی دریائے چناب میں ڈالا جاتا ہے اور دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں، تاکہ دریائے راوی سے نکلنے والی نہروں میں پانی کم نہ ہو جائے۔

نہر اَپر چناب : یہ نہر ہمارے ہمسایہ ضِلع سیالکوٹ میں مرالہ کے مقام سے نکالی گئی ہے ۔ ضِلع سیالکوٹ کے کھیتوں کو سیراب کرتے ہُوئے یہ نہر، ہمارے ضِلعے میں داخل ہوتی ہے اور تحصِیل گوُجرانوالا کے کھیتوں کو سیراب کرتی ہے۔

ٹیُوب وَیل

ہمارے ضِلعے میں پنجاب کے تمام ضِلعوں کے مُقابلے میں زیادہ چاول پیدا ہوتا ہے۔ چاول کے کھیتوں کو بہُت پانی چاہیے ۔ اِس مقصد کے لیے جہاں نہروں کا پانی پُورا نہیں ہوتا، وہاں ٹیُوب وَیل لگائے گئے ہیں۔



کُنوئیں

ہمارے ضلعے کی زمین بڑی نرم ہے۔ تھوڑی سی گہرائی تک ہی کھودیں، تو پانی نکل آتا ہے۔ جو کسان ٹیوب ویل نہیں لگوا سکتے، وہ پکّے کُنوئیں بنوا لیتے ہیں۔ اِن سے بھی کھیتوں کو سَیراب کیا جاتا ہے۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - آب پاشی سے کیا مُراد ہے ؟

2 - آب پاشی کتنے طریقوں سے کی جاتی ہے ؟

ہمارے درخت

شجر کاری کے ہفتے

ہر سال موسمِ بہار اور موسمِ برسات کے دِنوں میں محکمۂ جنگلات نئے درخت لگانے کی مہم چلاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اِس کام میں اُس کا ہاتھ بٹائیں۔

نئے درخت لگانے کے لیے موسمِ برسات میں اگست کا مہینا اور موسمِ بہار میں فروری کا مہینا بہُت اچھا ہے۔ اِن مہینوں میں محکمہ جنگلات ہزاروں کی تعداد میں ننّھے پودے اور قلمیں لگاتا ہے۔ جو لوگ خُود درخت لگانا چاہیں انھیں پودے سَستے داموں مِل جاتے ہیں۔



ہم بھی اپنے سکول میں درخت لگائیں گے۔ ہمیں یہ پودے مُفت مِل جائیں گے۔ درخت بڑے ہوں گے تو ہم ان کے سائے میں بیٹھ کر پڑھیں گے۔ ہم سکول کی چار دیواری کے ساتھ جنتر کا بیج لگا دیں گے۔ باری باری پانی دیں گے۔ جنتر کا پودا بہُت جلد بڑا ہو جائے گا۔ صحن میں بکائن کے پودے لگائیں گے۔ بکائن کا پودا چھتری کی طرح کا ہوتا ہے اور بڑی گھنی چھاؤں دیتا ہے۔

سڑکوں کے کِنارے درخت

ہمارے ضلعے کی سڑکوں کے دونوں کِناروں پر بھی درخت لگائے گئے ہیں تاکہ پَیدل چلنے والے مُسافر اِن درختوں کی چھاؤں میں آرام کر سکیں اور بَسوں میں سَفر کرنے والے مُسافر بھی لُو سے بَچ جائیں۔ درخت لگانے کے لیے سَڑکوں کے کِنارے ہی نَرسریاں بنائی گئی ہیں۔ اِن نرسریوں میں چھوٹے چھوٹے گملوں میں چھوٹے چھوٹے پَودے اُگائے جاتے ہیں، جب اِنھیں کہیں اور لگانا ہو تو گملے سے نکال کر ان کی گاچی کو لے جا کر گڑھا کھود کر اِس میں لگا دیا جاتا ہے۔ اِن نرسریوں میں ایسے پَودے بھی لگائے جاتے ہیں، جِنھیں جڑوں سمیت نکال لیتے ہیں۔

نہروں اور کھالوں کے کِناروں پر درخت

نندی پُور کا علاقہ بہُت

ہَرا بھَرا ہے ۔ ہر طرف درخت ہی درخت دکھائی دیتے ہیں۔ نہروں کے کِناروں پر بہُت جلد درخت اُگ آتے ہیں اِنھیں پانی دینے کی بھی ضرُورت نہیں پڑتی ۔ اِن درختوں کی جَڑیں نہر کے قریبی حِصّے سے پانی حاصل کر لیتی ہیں ۔ اِسی طرح چھوٹے چھوٹے کھالوں کے اِردگرد بھی درخت لگائے گئے ہیں۔ اِن میں شِیشم ، پاپلر ، سرس ، کِیکر وغیرہ کے درخت عام ہیں۔

بیلے

دریائے چناب کے کِنارے بھی درختوں کے کئی ایک ذخیرے نظر آتے ہیں ، اِنھیں بیلے کہتے ہیں۔ برسات کے دِنوں میں اِن بیلوں میں پانی آ جاتا ہے ۔ درخت خُود بخُود اُگ آتے ہیں۔

رکھّ

کئی قصبوں میں لوگوں نے اپنی ضرُورت کے لیے جنگلات لگائے ہُوئے ہیں، جِنھیں رکھّ کہتے ہیں۔ اِن رکھّوں میں مویشی چرائے جاتے ہیں اور اِن سے جلانے کے لیے لکڑی بھی حاصل کی جاتی ہے۔

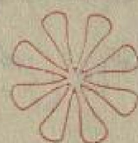
چک چھڈ اور ٹھٹھہ حبیبُ اللہ (تحصیل حافظ آباد) ہمارے ضِلعے کے اہم ذخیرے ہیں ، جِن میں شِیشم اور کِیکر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

پھَل دار دَرخت

ہمارا ضِلع ، رَیڈ بلڈ مالٹوں کے لیے بہُت مشہُور ہے۔ اِن مالٹوں کا رنگ خُون کی طرح سُرخ ہوتا ہے۔ مالٹوں کے علاوہ یہاں کے کِنّو اور سنگترے بھی لذیذ ہوتے ہیں۔ اِن پھلوں کے پودے ، کھیتوں میں فاصلے پَر لگا دِیے جاتے ہیں۔ اِس طرح کھیتی باڑی



بھی ہوتی رہتی ہے اور پھل بھی لگتے رہتے ہیں۔



سوالات

1 ۔ درخت کون کون سے مہینے میں لگانے کی مہم چلائی جاتی ہے؟

2 ۔ آپ کے ضلعے میں کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

ہماری فصلیں

ہمارے ضلعے کے اکثر لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔ ان کے پیشوں میں سے کاشتکاری ایک اہم پیشہ ہے۔ موسمِ سرما میں کاشت ہونے والی فصلوں کو ربیع کی فصلیں کہتے ہیں۔ انھیں کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ موسمِ گرما میں کاشت ہونے والی فصلوں کو خریف کی فصلیں کہتے ہیں۔ انھیں زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ضلعے میں دونوں قسم کی فصلیں بوئی جاتی ہیں۔

چاول

چاول ہمارے ضلعے کی بہت اہم فصل ہے۔ اِس کی کاشت گرمیوں کے موسم میں ہوتی ہے۔ چاول کاشت کرنے کے لیے کسانوں کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ چاولوں کے بیج پہلے چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں اُگائے جاتے ہیں۔ اِن چھوٹے پودوں کو پنیری کہتے ہیں۔

ایک طرف پنیری تیار ہو رہی ہوتی ہے تو دُوسری طرف کسان چاول کاشت کرنے کے لیے بڑے بڑے کھیت تیار کرتا ہے۔ چاول کے کھیت بالکل ہموار ہوتے ہیں، تا کہ اِن میں پانی کھڑا رہ سکے۔ کھیت تیار ہو جائیں تو اِن میں پنیری لگا دی جاتی ہے۔

اکتوبر کے آخر تک چاول کی فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ جب



ساری فصل کٹ جاتی ہے تو 'دھان' پودے کے ڈنٹھل سے علیحدہ کر لی جاتی ہے۔ دھان کے ڈنٹھل کو 'پرالی' کہتے ہیں۔ پرالی بہت کام کی چیز ہے۔ اِس سے گتّا بنایا جاتا ہے اور مویشی بھی اِسے شوق سے کھاتے ہیں۔

ہمارے ضِلعے میں بہت عمدہ قِسم کا چاول کاشت کیا جاتا ہے۔ "باسمتی"، چاول کی سب سے اچھّی قِسم ہے۔ جب یہ چاول پکایا جاتا ہے تو اِس کی خوشبو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ باسمتی چاول، پاکِستان کے تمام ضِلعوں سے زیادہ ہمارے ضِلعے میں پیدا ہوتا ہے۔ اِس کو چھڑنے کے لیے مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ حافظ آباد منڈی، ہمارے ضِلعے کی سب سے بڑی منڈی ہے۔

ہم بہت سا چاول، پاکِستان سے باہر دوسرے مُلکوں کو بھیج دیتے ہیں اور اِس کے بدلے وہاں مشینیں منگواتے ہیں۔

گندم

اِدھر چاول کی فصل کٹی ، اُدھر گندم کی بوائی شروع ہُوئی۔ یہ نومبر کا مہینا ہے۔ کسان اِن دِنوں بڑا مصرُوف ہوتا ہے ۔ اس کی کوشش ہے کہ وہ جلد از جلد زمین تیار کر کے گندم کا بیج بو دیں ۔ مارچ کا مہینا ختم ہونے کو ہے اور اپریل کا مہینا شرُوع ہونے والا ہے۔ کسان اِن دِنوں اپنی لہلہاتی فصلوں کو دیکھ کر خُوش ہوتا ہے اور اِس اِنتظار میں ہوتا ہے کہ سٹّے پیلے پڑیں تو وُہ کاٹنا شرُوع کر دے ۔ اِن فارغ دِنوں میں کسان خُوشی خُوشی میلوں میں شریک ہوتا ہے ، لوک گیت گاتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ دُعا مانگتا ہے کہ اِن دِنوں بارش نہ ہو ، کیونکہ پکّی ہُوئی فصل پر بارش ہو جائے یا اولے پڑ جائیں تو بہُت نقصان ہوتا ہے۔



جب فصل پک کر تیّار ہو جاتی ہے تو کِسان میلوں ٹھیلوں کو چھوڑ کر فصل کاٹنے میں مصرُوف ہو جاتا ہے۔ پکّے ہُوئے پَودوں کو درانتی سے کاٹتا ہے اور گٹھّے بنا کر رکھتا جاتا ہے۔ اِن گٹھّوں کا ڈھیر ایک جگہ لگا دیتا ہے، تاکہ کٹائی سے فارغ ہو کر اسے گاہ سکے۔ دانے الگ کرے گا اور بھُس الگ۔ بھُس بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ کِسان سارا سال یہ بھُس اپنے ڈھور ڈنگروں کو کھِلاتا ہے اور اگر ضرُورت سے زیادہ ہو تو اسے بیچ دیتا ہے۔

گنّا

گنّا قریبًا سارے سال کی فصل ہے۔ اِس کی کاشت فروری کے مہینے میں ہوتی ہے۔ کِسان اِس فصل پر کافی محنت کرتا ہے۔ کھیت کو خُوب پانی دیتا ہے۔ درمیان میں سے گھاس وغیرہ نکالتا ہے اور کھاد بھی ڈالتا ہے۔





نومبر کے مہینے میں گنّا پک کر تیّار ہو جاتا ہے ۔ بازاروں میں بَرف میں لگی ہُوئی گنڈیریاں تو قریباً سارا سال بِکتی رہتی ہیں ، لیکن اِن میں جو مِٹھاس سَردیوں میں ہوتی ہے وُہ کِسی اور مَوسِم میں نہیں ہوتی۔ گنّے سے گُڑ بنایا جاتا ہے ۔ ہمارے ضِلعے میں اُگنے والا گنّا راہوالی میں کھانڈ کے کارخانے میں بھیج دیا جاتا ہے ، جہاں مِشینوں کے ذریعے اس سے رَس نکال کر سفید کھانڈ تیّار کی جاتی ہے ۔

کپاس

جس وقت کچھ کِسان ، چاول کی کاشت میں مصروف ہوتے ہیں ، باقی کِسان ، کپاس کے پودوں کی دیکھ بھَال کر رہے ہوتے ہیں ۔ کپاس کی کاشت چاول کی کاشت سے ذرا پہلے گرمیوں میں کی جاتی ہے ۔ اِس فصل کو زیادہ پانی کی ضرُورت نہیں ہوتی ۔ اگر کھیت میں گھاس یا کوئی اور جڑی بُوٹیاں ہوں اور نمی زیادہ ہو تو ایک قِسم کا کِیڑا پَیدا ہو جاتا ہے ، جو پَودے کو بُہت خراب کرتا ہے ۔ محکمہ زراعت کے چھوٹے چھوٹے ہوائی جہاز کپاس کے پَودوں پر بھی دَوا چھِڑکتے ہیں ، جس سے یہ کِیڑا مَر جاتا ہے

اکتُوبر کا مہینا آتا ہے تو کپاس کی ڈوڈیاں کِھلنی شرُوع ہو جاتی ہیں ۔ سفید سفید گیند سے نظر آنے لگتے ہیں ۔ جَب ڈوڈیاں پُوری طرح کِھل جاتی ہیں ، تو کھیت میں بڑی چہل پہل ہو جاتی ہے ۔ عورتیں کام کاج سے فارغ ہو کر کھیتوں میں پہنچ جاتی ہیں اور جب کپاس کے گیندوں سے

اوس خُشک ہو جاتی ہے تو اُنھیں چُننا شرُوع کر دیتی ہیں۔ جب ساری فصل سے کپاس کے گیندوں کو چُن لیتی ہیں تو مالک کے سامنے اِن کے ڈھیر لگا دیتی ہیں۔ مالک، چُننے والیوں کو اُن کا حِصّہ دے دیتا ہے اور وُہ خُوشی خُوشی اپنی گٹھڑیاں اُٹھائے اپنے گھروں کو چل دیتی ہیں۔

باجرا

تحصِیل حافظ آباد کے شمال مشرقی حِصّے میں نہری پانی کم مِلتا ہے، اِس لیے وہاں گرمیوں کے مَوسم میں چاول کے بجائے باجرا زیادہ کاشت کِیا جاتا ہے۔ باجرے کا ڈنٹھل پتلا اور نازک ہوتا ہے۔ جب فصل پک جاتی ہے تو چِڑیاں سِٹّے کے اردگرد چکّر لگانا شرُوع کر دیتی ہیں۔ کِسان اِن کو اُڑانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن یہ اپنا حِصّہ لیے بغیر نہیں جاتیں۔ باجرے کے آٹے کی روٹی بڑی مزے دار ہوتی ہے۔ باجرا بطور چارہ بھی استعمال ہوتا ہے۔

مکئی

مکئی بھی گرمیوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ اِسے پانی کی زیادہ ضرُورت ہوتی ہے۔ اِسے جِتنا زیادہ پانی مِلتا ہے، اُتنا ہی یہ پودا جلدی بڑھتا پھُولتا ہے۔ اِس کا پودا بڑا وزنی ہوتا ہے۔ بھُٹّے پکنے سے پہلے کافی فصل کاٹ کر مویشیوں کو چارے کے طور پر ڈال دی جاتی ہے۔ اِس کے ڈنٹھل میں بہُت رَس ہوتا ہے، جِسے مویشی بہُت پسند

کرتے ہیں۔ گائے بھینس اِسے کھا کر زیادہ دُودھ دیتی ہیں۔ مکئی کے ہرے بُھٹّے بھُون کر کھائیں تو بڑا مزا آتا ہے۔



ضرُورت کے مُطابق مکئی کے پَودے کھیت میں رہنے دِیے جاتے ہیں۔ فصل پَک جانے پر بھُٹّوں سے دانے علیحدہ کر لیے جاتے ہیں۔ مکئی کی روٹی بھی بڑی مزے دار ہوتی ہے۔ مکئی کی روٹی اور سَرسوں کا ساگ بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔

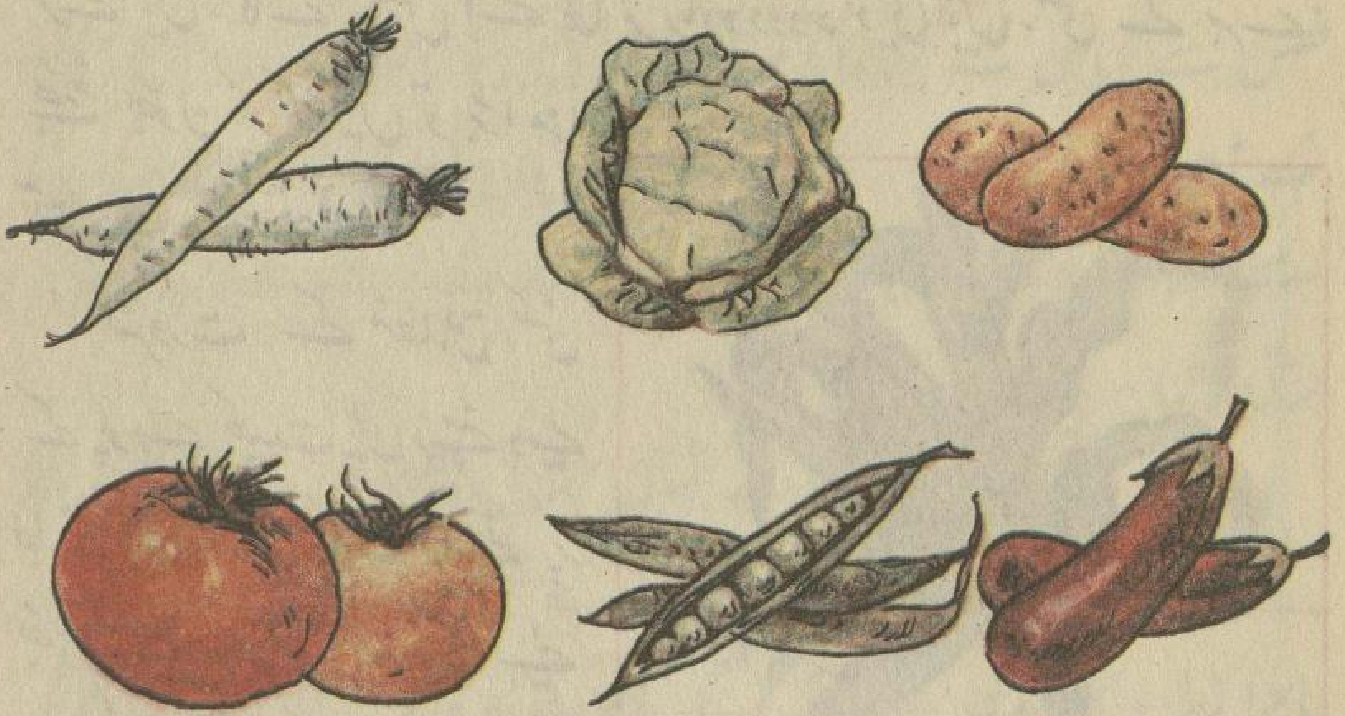
چارے

ہمارے ضِلعے میں بھینسیں، گھوڑے، گائیں وغیرہ پالی جاتی ہیں۔ اِن کے لیے شہروں اور قصبوں کے ساتھ کھیتوں میں چارا بھی کاشت کِیا جاتا ہے۔ اِس میں شٹالا اور لُوسرن اہم ہیں۔ جوار اور مکئی کو بھی چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

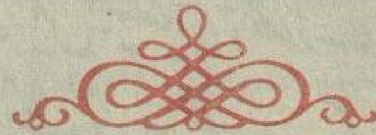
سَبزیاں

ہمارے ضِلعے کے دیہات اور قصبوں کے کھیتوں میں سَبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔

سَردیوں کے موسم کی خاص سَبزیاں گوبھی، پالک، آلو، شلجم، مُولی، گاجر اور ٹماٹر ہیں اور گرمیوں کے موسم کی خاص سَبزیاں بھنڈی، کدّو، کریلے،



بینگن اور آلو وغیرہ ہیں۔



سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - فصلِ خریف میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں ؟

2 - فصلِ ربیع میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں ؟

3 - سبزیوں کا استعمال ہمارے لیے کیوں ضروری ہے ؟

پالتو جانور

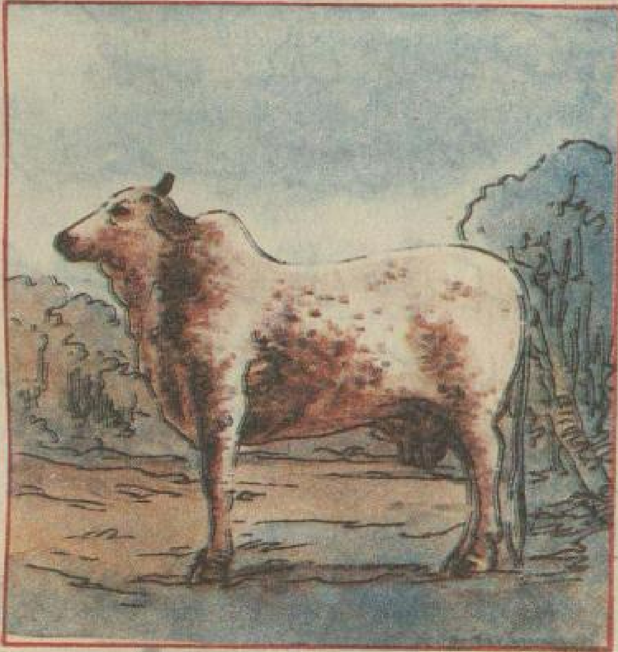
کھیتوں میں ہَل چلانے کے لیے بَیل، دُودھ اور گوشت حاصل کرنے کے لیے بھَینسیں، گائیں اور بکریاں، اُون اور گوشت حاصل کرنے کے لیے بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں اعلیٰ قِسم کے جانور پالے جاتے ہیں۔ آئیے اِن کا حال پڑھیں:

بھَینس

تصویر میں دیکھیں! یہ کیسی خُوب صُورت بھَینس ہے! کالا رنگ، ماتھے پر سفید داغ، جیسے سفید رنگ کا پھُول ہو۔ سِینگ اندر کو مُڑے ہُوئے۔ پتلی، لمبی اور زمین تک لٹکی ہُوئی سفید دُم ہے۔ اِس گچھے دار دُم کے ساتھ ٹانگوں کے نِیچے کا سفید حِصّہ، لمبُوترا سَر، پتلی اور نازک گردن کیسی بھلی لگتی ہے! اِس قِسم کی بھَینسیں ہمارے ضِلعے میں عام مِلتی ہیں، البتّہ تمام کی تمام کالے رنگ کی نہیں ہوتیں۔ اِن میں سے بَعض بھُورے رنگ کی ہوتی ہیں۔ اِن کو ہم پیار سے بھُوری کہتے ہیں۔



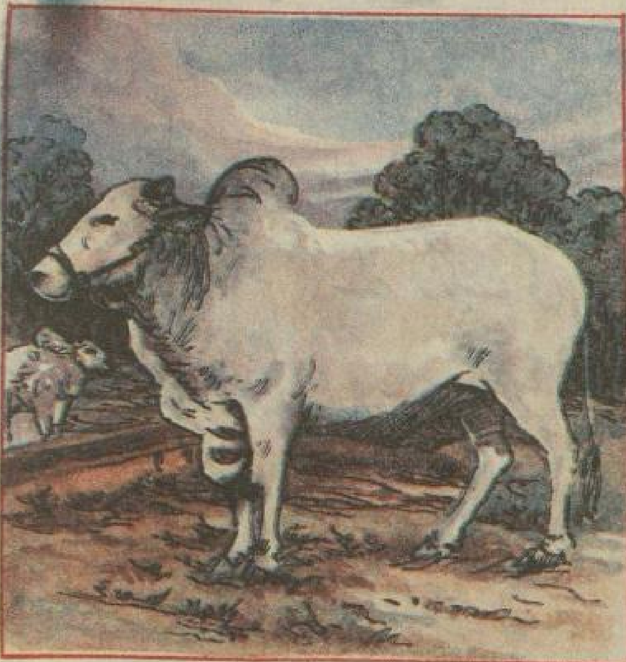
یہ نیلی راوی کی بھینسیں خُوب دُودھ دیتی ہیں ۔ اِن کے دُودھ کو بلویا جائے تو خُوب مکّھن نِکلتا ہے۔ مکّھن کے ساتھ روٹی کھانے سے بڑا مزا آتا ہے ۔



گائیں

ہمارے ضِلعے میں ساہیوال نسل کی گائیں پالی جاتی ہیں ۔ اِس گائے کا اصلی وطن دریائے راوی اور دریائے ستلج کے درمیان کا علاقہ ہے ۔

ساہیوال گائے دیکھنے میں بڑی خُوب صُورت معلُوم ہوتی ہے ۔ اِس کا رنگ عام طور پر سُرخی مائل بھُورا ہوتا ہے ۔ اس گائے کے کھُر سیاہ، اور دُم پتلی ، لمبی اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے ۔ ساہیوال گائے زیادہ دُودھ دینے کی وجہ سے بہُت مشہُور ہے ایک اچھّی اور تندرُست گائے روزانہ قریباً سترہ لِٹر دُودھ دیتی ہے۔



بَیل

ہمارے ضِلعے میں ساہیوال نسل کے بَیل پالے جاتے ہیں ۔ اِس نسل

کے بَیل بھاری بھر کم ہوتے ہیں ۔ ان کی گردن کے نیچے بھاری اور پھیلی ہُوئی جھالر ہوتی ہے ، جو بہُت خوب صُورت لگتی ہے ۔

بھیڑیں

ہمارے ضِلعے میں بھیڑیں بھی پالی جاتی ہیں ۔ بھیڑ بہُت مُفید جانور ہے ۔ ہم اِس کا گوشت بھی کھاتے ہیں اور اس کی اُون سے کارخانوں میں سوئیٹر اور گرم کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں. بھیڑوں کو پالنا بھی آسان ہے ۔



ہمارے ضِلعے میں لوہی نسل کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں ۔ اِن بھیڑوں کا عام طور پر قد بڑا ، رنگ سفید ، بھُورے رنگ کا سَر اور لٹکے ہُوئے لمبے کان ہوتے ہیں ۔ اِن



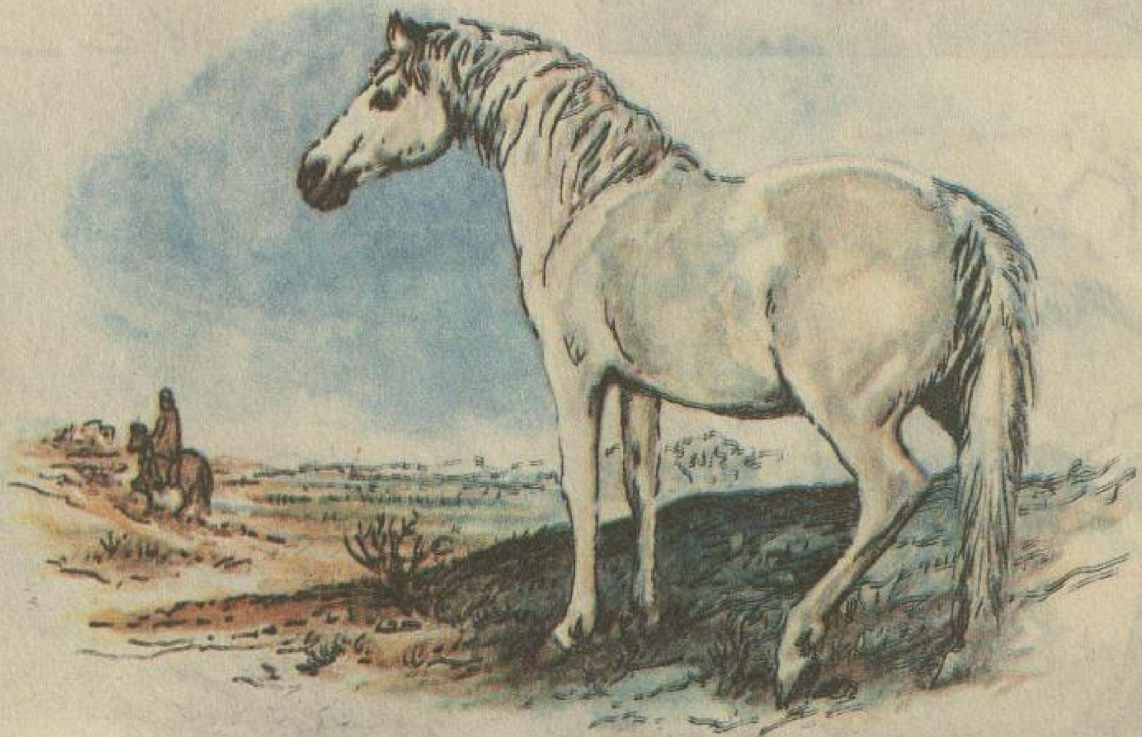
بھیڑوں کے سینگ نہیں ہوتے ۔ دُم بہُت چھوٹی ہوتی ہے ۔ بھیڑ دُودھ کم دیتی ہے ، البتّہ اِس کا دُودھ بہُت گاڑھا ہوتا ہے ۔

بکریاں

بکری بڑا شریر جانور ہے ۔ یہ ہر طرف مُنہ مارتی پھرتی ہے ، پودوں کی تو دُشمن ہے ۔ اِس کا گوشت بہُت لذیذ ہوتا ہے ۔ اچھّی نسل کی بکری روزانہ دو تین لٹر دُودھ دیتی ہے ۔ ہمارے ضِلعے میں بیتل نسل کی سیاہ اور سفید دھبّوں والی بکریاں عام ہیں ۔

گھوڑے

گھوڑا بہُت ہمّت والا جانور ہے ۔ اگر اِسے تانگے میں جوت دیا جائے تو مالک کے اشارے پر چل پڑتا ہے ۔ اگر اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر سواری کی جائے تو یہ میلوں سفر کرنے کے بعد بھی تھکنے کا نام نہیں لیتا ۔ ضِلعے میں جہاں بھی جائیں گھوڑا ضرور نظر آتا ہے ۔



گھوڑا اپنے مالک کو کسی صُورت بھی تنگ نہیں کرتا۔ سبز چارا ملے یا خُشک، یہ خُوشی خُوشی کھا لیتا ہے۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 آپ کے ضلعے میں کون کون سے جانور پالے جاتے ہیں ؟

2 اُونٹ کو ریگستان کا جہاز کیوں کہتے ہیں ؟

3 ہمارے ضِلعے میں کِس قسم کی بھینسیں پائی جاتی ہیں ؟

4 خالی جگہ پُر کریں۔

(i) بھورے رنگ کی بھینس کو پیار سے ______ کہتے ہیں۔

(ii) ہمارے ضِلعے میں ______ نسل کی گائیں پائی جاتی ہیں۔

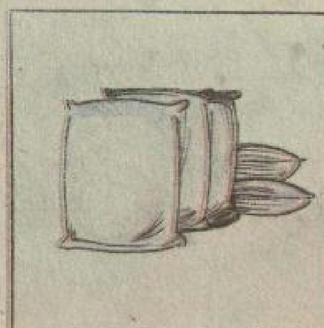
(iii) ہمارے ضلعے میں ______ نسل کے بَیل پالے جاتے ہیں۔

(iv) ہمارے ضِلعے میں ______ نسل کی بھیڑیں پائی جاتی ہیں۔

کارخانے اور دستکاریاں

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسلم کے ابّا جان ،ہوزری کے ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں ۔ ہمارے ضلعے میں اور بھی بہت سے کارخانے ہیں ۔ ان کارخانوں میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں ۔ ہم اپنی تمام ضروریات اپنے ضلعے میں بنی ہوئی چیزوں سے پوری نہیں کر سکتے ۔ ہم کچھ چیزیں اپنی ضرورت سے زیادہ بناتے ہیں ، جنھیں ملک کے دوسرے حصّوں میں بھیج دیتے ہیں ۔ ہم کچھ چیزیں ایسی بھی بناتے ہیں ، جو اپنے ملک سے باہر بھیج دیتے ہیں ، لیکن ضرورت کی کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جو ہمیں دوسرے ملکوں سے منگوانی پڑتی ہیں ۔ چیزیں جتنی زیادہ بنیں گی ، لین دین اتنا ہی زیادہ ہو گا ، ہم





اچھے مکان بنائیں گے ، اچھے کپڑے پہنیں گے ، اچھے سکول بنائیں گے اور اچھی تعلیم حاصل کریں گے ۔

آئیے ! آج اپنے ضلعے کے کچھ کارخانوں کی سیر کریں :

چاول چھڑنے کے کارخانے

ہمارا ضلع ، باسمتی چاولوں کی کاشت کے لیے پاکستان بھر میں مشہور ہے ۔ حافظ آباد اور کامونکی میں چاولوں کی بہت بڑی منڈیاں ہیں ۔ یہاں چھڑائی کے موسم میں کارخانوں میں دن رات کام ہوتا ہے ۔ چاولوں کو بوریوں میں بھر لیا جاتا ہے اور چھلکوں کو بیل گاڑیوں میں لاد کر راہوالی گتّا فیکٹری میں لے جایا جاتا ہے ، جہاں اس سے گتّا بنایا جاتا ہے ۔ چاول چھڑنے کے کارخانے ایمن آباد اور علی پور میں بھی ہیں ۔

کپڑا بنانے کے کارخانے

گوجرانوالا شہر چھوٹے چھوٹے کارخانوں کا شہر ہے ۔ یہاں سوتی اور ریشمی کپڑا بنانے کے بہت سے کارخانے ہیں ۔ یہاں کا بنا ہوا ریشمی اور سوتی کپڑا ملک کے تمام حصّوں میں بھیجا جاتا ہے ۔

بجلی کے پنکھے بنانے کے کارخانے

گوجرانوالا میں شاہراہِ پاکستان کے ساتھ ساتھ اور اندرُونِ شہر بھی پنکھے بنانے کے کئی کارخانے ہیں۔ اِن کارخانوں میں اعلیٰ قِسم کے بجلی کے پنکھے بنتے ہیں ۔ یہ پنکھے نہ صِرف پاکِستان کے تمام حِصّوں میں بھیجے جاتے ہیں ، بلکہ باہر کے مُلک بھی یہ پنکھے منگواتے ہیں۔

کھانڈ بنانے کا کارخانہ

گوجرانوالا سے گجرات کی طرف چلیں تو تقریبًا 8 کِلومیٹر کے فاصلے پر راہوالی کا قصبہ آتا ہے۔ یہاں سردیوں کے موسِم میں جائیں تو سڑک کے کِنارے بہُت سے ٹرک اور بَیل گاڑیاں کھڑی نظر آئیں گی ۔ اِن سَب پر گنّا لدا ہوتا ہے اور یہ سَب اپنی باری کا اِنتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ جَب ان کی باری آتی ہے تو وزن کرا کے گنّا ، فیکٹری میں لے جاتے ہیں، جہاں پر گنّے کو بیلنے کے لیے بڑی بڑی مشینیں لگی ہُوئی ہیں ۔ گنّے کے رَس سے سفید کھانڈ بنائی جاتی ہے ۔ آپ نے راشن ڈِپوؤں پر کھانڈ کی بوریاں دیکھی ہوں گی ۔ اُن میں سے کئی ایک بوریاں راہوالی فیکٹری سے آتی ہیں ۔ کھانڈ کے کارخانے کے پاس راہوالی میں گتّا بنانے کا بھی ایک کارخانہ ہے۔

راہوالی سے آگے چلیں تو گکھڑ منڈی کا قصبہ آتا ہے ۔ یہاں شیشے کا سامان بنانے کا ایک کارخانہ ہے۔

دستکاریاں

آپ نے پڑھا ہے کہ کسان کبھی تو بہت مصروف ہوتا ہے اور کبھی کم فارغ۔ ہم سب کے پاس کچھ نہ کچھ فارغ وقت ضرور ہوتا ہے ۔ اگر اس فارغ وقت میں ہم کوئی نہ کوئی کام کرتے رہیں ، تو ایک تو ہم اپنی آمدن بڑھا سکتے ہیں ، دوسرے ہم اپنے ملک کی ترقی میں بھی حصّہ لے سکتے ہیں ۔ یہ چھوٹے چھوٹے کام جو گھروں میں رہ کر ہو سکتے ہیں ، گھریلو دستکاری کہلاتے ہیں ۔ ان گھریلو دستکاریوں میں کچھ کاریگر تو ایسے ہیں جو فارغ وقت میں ہی یہ کام کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو سارا دن صرف یہی کام کرتے ہیں ۔

کھڈّیاں

گوجرانوالا شہر یا اُس کے کسی چھوٹے قصبے میں چلے جائیں تو کھٹ کھٹ کی آواز آ رہی ہوتی ہے۔ یہ بجلی سے چلنے والی چھوٹی چھوٹی کھڈّیاں ہوتی ہیں ، جن پر سوتی اور ریشمی کپڑا بنایا جاتا ہے ۔

چاقو ، چھریاں ، قینچیاں اور تالے

یہ سب چیزیں وزیر آباد اور

نظام آباد میں بنتی ہیں ۔ یہاں گھر گھر میں عام طور پر چھوٹے خراد لگے ہوئے ہیں ، جہاں یہ چیزیں تیّار کی جاتی ہیں ۔ یہ سامان پاکستان بھر میں مشہور ہیں ۔

سٹین لیس سٹیل کے برتن

گوجرانوالا شہر میں سٹین لیس سٹیل کے برتن بنتے ہیں، جو ہمیشہ چمکتے رہتے ہیں ۔ انھیں قلعی بھی نہیں کرانا پڑتا ۔ یہ برتن بہُت مضبوط ہوتے ہیں ۔ یہ پاکستان کے تمام ضلعوں میں بھیجے جاتے ہیں ۔ باہر کے مُلک بھی ہم سے سٹین لیس سٹیل کا بنا ہُوا سامان منگواتے ہیں ۔

دریاں اور کھیس

گکھّڑ منڈی میں بڑی اچھّی قِسم کی دریاں اور کھیس بنتے ہیں ۔







سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - ہمارے ضلعے میں کون کون سے کارخانے ہیں ؟

2 - ہمارے ضلعے کی دستکاریاں کون کون سی ہیں ؟

خالی جگہ پُر کریں :

(i) - ہم کچھ چیزیں ایسی بھی بناتے ہیں جو اپنے ملک سے ـــــ بھیجتے ہیں۔

(ii) - کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جو دُوسرے ـــــ سے منگوانی پڑتی ہیں۔

(iii) - حافظ آباد اور کاموںکی میں ـــــ کی بہُت بڑی منڈیاں ہیں۔



ذرائع آمد و رفت

نجمہ کا گھر گوجرانوالا میں ہے۔ نجمہ کی بہن کی شادی ہے۔ مہمان چلے آ رہے ہیں۔ سب سے پہلے نجمہ کی خالہ پنڈی بھٹیاں سے آئیں۔

پکّی سڑک

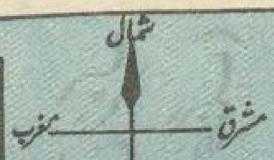
نجمہ کی خالہ، بس سے آئیں۔ بس پکّی سڑک پر چلتی ہے۔ پکّی سڑک اینٹ، پتھر اور تارکول سے بنائی جاتی ہے۔ یہ صاف اور سخت ہوتی ہے۔ اس پر عام طور پر تیز چلنے والی گاڑیاں چلتی ہیں، جیسے کار، بس، ٹرک وغیرہ۔



ضلع گوجرانوالا

تحصیلیں۔ ریلوے لائن
سڑکیں اور کارخانے،

کلومیٹر 20 10 5 0 کلومیٹر



حد ضلع	
حد تحصیل	
صدر مقام ضلع	
صدر مقام تحصیل	
مشہور مقامات	
ریلوے لائن	
سڑک	

پکی سڑکیں	
کچی سڑکیں	

ضلع گجرات
ضلع سرگودھا
ضلع سیالکوٹ
ضلع شیخوپورہ
ضلع جھنگ
دریائے چناب

تحصیل وزیرآباد
تحصیل گوجرانوالا
تحصیل حافظ آباد

وزیرآباد
گوجرانوالا
حافظ آباد
غاکی
منصور والی
دھونکل
سوہدرہ
جامکے چٹھہ
رسول نگر
گکھڑ منڈی
گوجرانوالا چھاؤنی
علی پور چٹھہ
ہردو دیال
کالاسکے
قلعہ دیدار سنگھ
ونیکے
رام کے چٹھہ
پیر کوٹ
کالیانوالا
تتر والا
جلال پور
کوٹ غازی
ونڈالا
مظہر دیانوالا
کالیکے
نوتھ
پنڈی بھٹیاں
سکھیکے
خانقاہ ڈوگراں
کوٹ لدھا
جلان
چک چودھری
زکھر
ایمن آباد
کاموکی
ساودکی
نوشہرہ ورکاں
رتالی
جنڈیالہ
باغ والا
اجنیانوالہ
واہنڈو
پسرور سے
سیالکوٹ سے
لاہور سے
شیخوپورہ سے
سانگلہ ہل کو

جس بس میں نجمہ کی خالہ سوار ہوئیں وہ بس اُس پکّی سڑک پر چلی، جو ضلع سرگودھا سے آتی ہے۔ اِس سڑک پر پنڈی بھٹّیاں کے بعد جلال پور آتا ہے اور پھر بس حافظ آباد پہنچ جاتی ہے۔ حافظ آباد، تحصیل حافظ آباد کا صدر مقام ہے۔ یہاں چاول چھڑنے کے کارخانے ہیں۔ حافظ آباد سے بس چلی تو قلعہ دیدار سنگھ ہوتی ہوئی گوجرانوالا پہنچ گئی۔

نجمہ کی خالہ نے بتایا کہ پنڈی بھٹّیاں سے ایک اور پکّی سڑک بھی گزرتی ہے۔ یہ سڑک لاہور سے آتی ہے اور چنیوٹ (ضلع جھنگ) کو جاتی ہے۔

نجمہ کے ماموں وزیر آباد میں رہتے ہیں۔ وزیر آباد سے نجمہ کے ماموں اپنی کار میں آئے۔ نجمہ کے ماموں کی کار اُس پکّی سڑک پر چلی، جو پشاور سے آتی ہے اور لاہور کو جاتی ہے، اِسے شاہراہِ پاکستان کہتے ہیں، اِسے جرنیلی سڑک بھی کہتے ہیں۔ یہ سڑک گوجرانوالا سے آگے کامونکی اور سادھوکی ہوتی ہوئی ضلع شیخوپورہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

کچّی سڑک

نجمہ کی پھوپھی گوجرانوالا کے پاس ایک گاؤں میں رہتی ہیں۔ وہ کچّی سڑک سے آئیں۔ کچّی

سڑک پر بہت گرد ہوتی ہے ، اِس لیے سفر دِھیرے دِھیرے ہوتا ہے ۔ کچّی سڑک پر عام طور پر تانگے اور گڈّے وغیرہ چلتے ہیں ۔

نجمہ کی پھوپھی تانگے میں آئیں ۔ ان کا تانگہ تھوڑی ہی دیر میں گوجرانوالا پہنچ گیا ۔

نجمہ کی پھوپھی نے بتایا کہ ہمارے ضلعے میں اکثر گاؤں اور قصبے ایک دوسرے سے کچّی سڑکوں کے ذریعے ملے ہوئے ہیں ۔



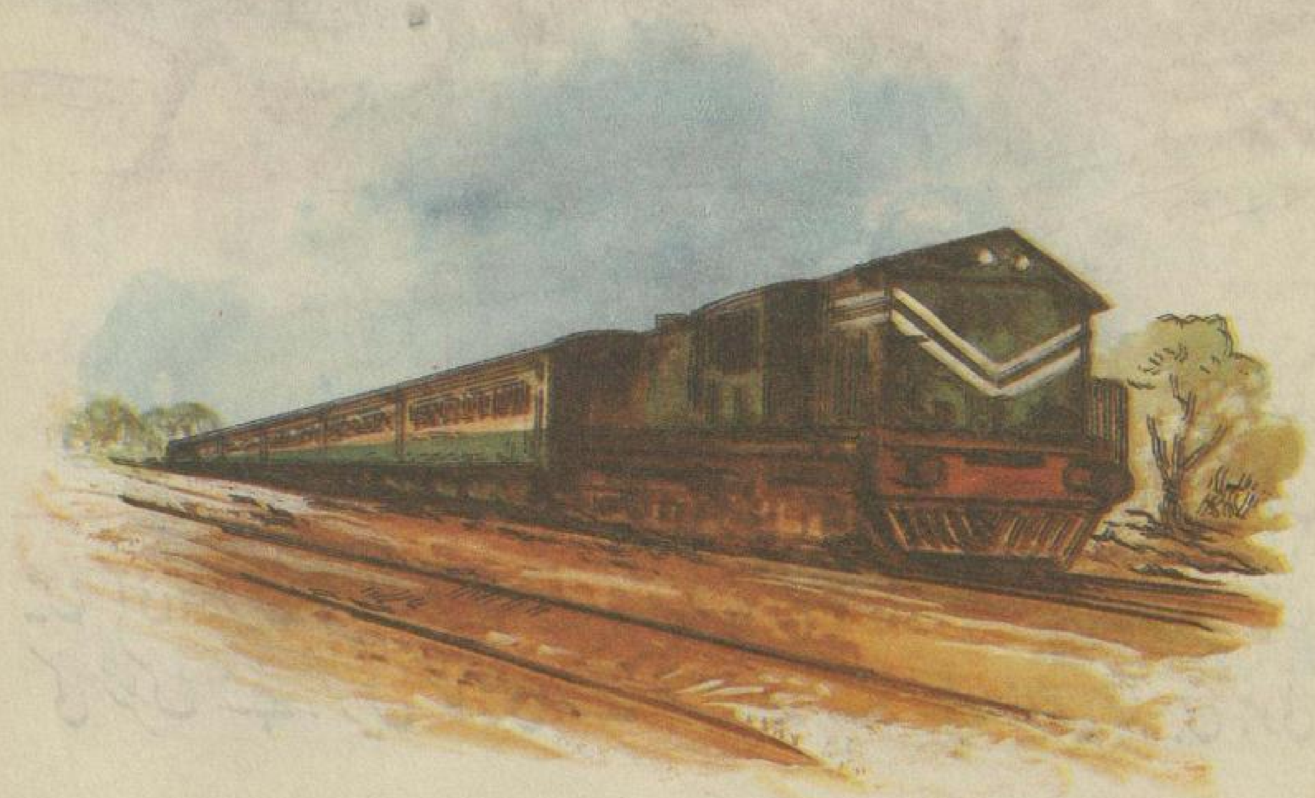
ریلوے لائن

بارات ، کامونکی سے آئی ۔ کامونکی چاولوں کی بہت بڑی منڈی ہے ۔ بارات ریل گاڑی میں آئی ۔ ریل گاڑی لوہے کی پٹڑیوں پر چلتی ہے ۔ یہی پٹڑیاں اِس کی سڑک ہے ۔ ریل گاڑی کے ٹھہرنے کے لیے خاص جگہ بنی ہوتی

ہے جسے ریلوے سٹیشن کہتے ہیں۔

بارات والی گاڑی لاہور سے آئی - یہ گاڑی جس ریلوے لائن پر چلتی ہے، وہ پاکستان کی سب سے بڑی ریلوے لائن ہے، اسے مین لائن کہتے ہیں - یہ لائن کراچی سے پشاور تک جاتی ہے۔ بارات، کامونکی کے سٹیشن سے گاڑی میں سوار ہو گئی - گاڑی چلی اور گوجرانوالا آ کر رک گئی - بارات یہاں اتر گئی اور گاڑی آگے چلی گئی - گوجرانوالا کے بعد اس لائن پر گکھڑ اور وزیرآباد کے سٹیشن آتے ہیں اور پھر گاڑی ضلع گجرات میں داخل ہو جاتی ہے۔

بارات والوں نے بتایا کہ یہ ایکسپریس گاڑی تھی - ایکسپریس گاڑی تیز چلتی ہے اور چھوٹے سٹیشنوں پر نہیں رکتی - جو گاڑی ہر سٹیشن پر



رُکتی ہے، اُسے پسنجر گاڑی کہتے ہیں۔ یہ سُست چلتی ہے۔ جس گاڑی میں مال ڈھویا جاتا ہے، اُسے مال گاڑی کہتے ہیں۔

ہمارے ضِلعے میں ایک ریلوے لائن اور بھی ہے۔ یہ ضِلع شیخوپورہ کی طرف سے آتی ہے اور سُکھیکی، حافظ آباد اور علی پُور ہوتی ہُوئی وزیرآباد پُہنچتی ہے اور پھر وہاں سے ضِلع سیالکوٹ کو جاتی ہے۔

اِس طرح وزیر آباد ایک جنکشن ہے۔ جنکشن اُس ریلوے سٹیشن کو کہتے ہیں جہاں سے ریلوے لائنیں دو سے زیادہ سمتوں میں جاتی ہوں۔



ہَوائی راستہ

نجمہ کے تایا کراچی میں رہتے ہیں۔ وُہ ہَوائی جہاز سے آئے۔ ہَوائی جہاز ہَوا میں اُڑتا ہے۔

ہَوائی جہاز ہر جگہ نہیں اُتر سکتا۔ اِس کے اُترنے کے لیے خاص جگہ بنی ہوتی ہے، جِسے ہَوائی اَڈّا کہتے ہیں۔ جس راستے پر ہَوائی جہاز اُڑ کر ایک جگہ سے دُوسری جگہ پُہنچتا ہے اُسے ہَوائی راستہ کہتے ہیں۔

نجمہ کے تایا کراچی کے ہَوائی اَڈّے سے جہاز میں سوار ہُوئے۔ ہَوائی جہاز کراچی سے اُڑ کر لاہور کے ہَوائی اَڈّے پر اُترا۔ یہاں نجمہ کے تایا اُتر گئے۔ ہمارے ضِلعے میں ہَوائی اَڈّا نہیں ہے، اِس لیے جو لوگ ہَوائی جہاز سے آتے ہیں، وُہ لاہور کے ہَوائی اَڈّے پر اُترتے ہیں، اِسی لیے نجمہ کے تایا بھی لاہور میں اُترے۔ لاہور سے وُہ ریل گاڑی میں بَیٹھ کر گُوجرانوالا پُہنچ گئے۔

سوالات

مختصر جواب دیں:

1 - ذرائع آمد و رفت کون کون سے ہوتے ہیں؟

2 - اپنے ضِلعے کی سڑکوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3 - آپ کے ضِلعے سے ریلوے لائن کون کون سے بڑے ریلوے سٹیشن کی طرف جاتی ہے؟

خبریں پُہنچانے کے وسائل

ہمارے بہن ، بھائی ، ماں باپ یا دُوسرے رِشتہ دار مُلازمت اور کاروبار کے سِلسلے میں ہم سے دُور کئی دُوسرے علاقوں میں رہتے ہیں۔ ان کی خیریّت معلُوم کرنے اور اپنی خیریّت سے اُنھیں آگاہ کرنے کی ہمیں ہر وقت ضرُورت رہتی ہے ۔ اِس سِلسلے میں ہماری سہُولت کے لیے حکُومت نے کئی اِنتظامات کر رکھے ہیں۔ آئیے ! دیکھیں کِہ وُہ کون کون سے ہیں :

ڈاک

ہم خط یا لفافے کے ذریعے اپنی بات ایک جگہ سے دُوسری جگہ پُہنچا سکتے ہیں۔ یہ کام ڈاک کا



محکمہ کرتا ہے۔ ڈاک کا کام چلانے کے لیے حکومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھے ہیں۔ ہم خط لکھ کر لفافے میں رکھ دیتے ہیں اور لفافے پر پتا لکھ کر اُسے سُرخ رنگ کے ایک ڈبے میں ڈال دیتے ہیں۔ جو حکومت نے اِس مقصد کے لیے جگہ جگہ لگائے ہوئے ہیں، اِسے لیٹر بکس کہتے ہیں۔ ہر روز ڈاک خانے کا آدمی اُسے کھول کر خط نکال لیتا ہے، پھر ان لفافوں یا خطوں کو ریلوے سٹیشن پہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے اُنھیں ریل گاڑی کے ذریعے اس شہر بھیج دیا جاتا ہے، جہاں لکھنے والا بھیجنا چاہتا ہے۔ ریل گاڑی میں لال رنگ کا ڈبا، ڈاک کا ہوتا ہے۔ اِس ڈبے میں موجود ڈاک خانے کے آدمی ہر سٹیشن پر وہاں کی ڈاک دے دیتے ہیں اور وہاں سے دُوسری جگھوں کی ڈاک لے لیتے ہیں۔

جہاں گاڑی نہیں جاتی، وہاں ڈاک بسوں سے بھیجی جاتی ہے۔ جہاں بس بھی نہیں جاتی، وہاں آدمی ڈاک لے کر جاتا ہے جسے ہرکارہ کہتے ہیں۔

ڈاکیا گھر گھر جاتا ہے اور ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ خطوں کے علاوہ ڈاک خانے سے رُوپے بھی ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجے جا سکتے ہیں، اُسے منی آرڈر کہتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی

پیکٹوں میں بند کر کے ڈاک سے بھیجی جا سکتی ہیں ، اُن پیکٹوں کو پارسل کہتے ہیں ۔

تار

اگر کوئی پیغام جلدی بھیجنا ہو تو تار کے ذریعے بھیجا جا سکتا ہے ۔ تار گھر بھی ڈاک خانے کی طرح کا دفتر ہوتا ہے ۔ تار گھر میں تار فارم پڑے ہوتے ہیں ۔ اِن میں سے ایک فارم پر اُس شخص کا پتا جس کو تار بھیجنا ہے اور اپنا نام اور پیغام لِکھ کر دفتر کے بابُو کو دے دیں تو وُہ تار کے لفظ گِن کر پیسے لے لے گا اور بعد میں ایک مشین کے ذریعے پیغام اُس جگہ پُہنچا دے گا ، جہاں ہم پُہنچانا چاہتے ہیں ۔

ٹیلی فون

ٹیلی فون ایک ایسا آلہ ہے جس کی مدد سے ایک جگہ کا آدمی دُوسری جگہ کے آدمی سے بات چیت کر سکتا ہے ۔ ٹیلی فون کا ایک حِصّہ کان کے ساتھ لگاتے ہیں ، جس میں سے دُوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سُنائی دیتی ہے ۔



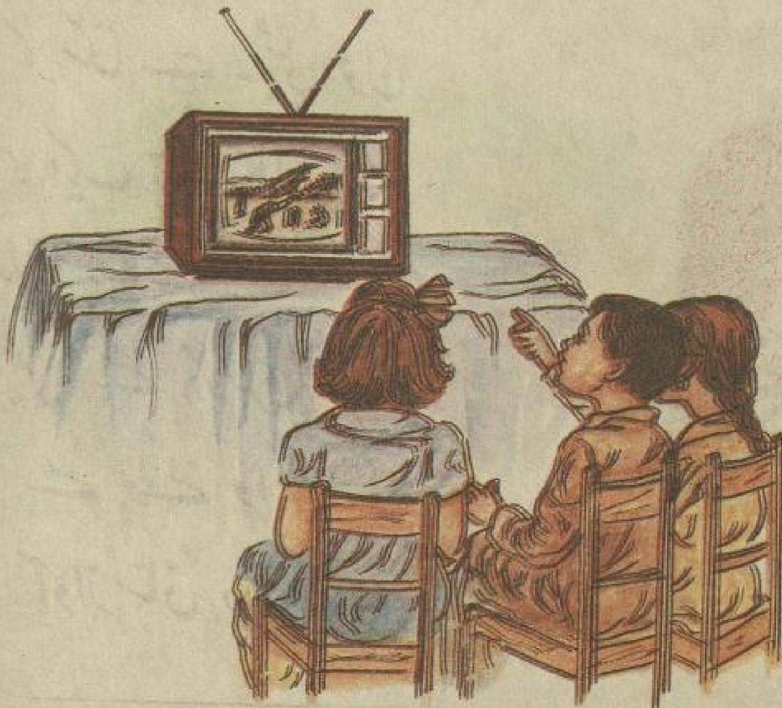
دُوسرا حِصّہ مُنہ کے قریب رکھتے ہیں جہاں سے ہماری آواز دُوسرے تک جاتی ہے۔

ریڈیو

ریڈیو ایک ایسا آلہ ہے جِس کے ذریعے ہم مُلکی و غیر مُلکی خبریں اور دیگر پروگرام سُن سکتے ہیں۔ جس جگہ سے یہ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، اُسے ریڈیو سٹیشن کہتے ہیں۔ وہاں ایک کمرہ ہے۔ اُس کمرے میں جو کچُھ بولا جائے وُہ بجلی کے ذریعے ہَوا میں پھَیل جاتا ہے، اسے لہر کہتے ہیں۔ جَب ہم اپنا ریڈیو کھولتے ہیں، تو یہ لہریں ہمارے ریڈیو میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہی آواز سُنائی دینے لگتی ہے جو ریڈیو سٹیشن سے بولی جا رہی ہو۔

ٹیلی ویژن

ریڈیو پر تو صِرف آواز ہی سُنائی دیتی ہے، مگر ٹیلی ویژن ایک ایسا آلہ ہے، جِس میں بولنے والے کی تصویر بھی دکھائی دیتی ہے ٹیلی ویژن ایک بڑے ریڈیو کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے سامنے والے حِصّے پر شیشہ لگا ہوتا



ہے جسے سکرین کہتے ہیں۔ اس سکرین پر تصویر آتی ہے۔ ریڈیو کی طرح ٹیلی ویژن کا بھی سٹیشن ہوتا ہے۔ اس سٹیشن سے تصویر اور آواز، دونوں لہروں کے ذریعے ٹیلی ویژن تک آتی ہیں۔

جب ہم اپنا ٹیلی ویژن کھولتے ہیں تو آواز سُنتے ہیں اور تصویر بھی دیکھتے ہیں۔ ایک ٹیلی ویژن رنگین ہوتا ہے۔ اُس پر مُختلف پروگرام رنگین دکھائی دیتے ہیں۔



سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - خط ہم تک کیسے پہنچتا ہے ؟

2 - اگر رُوپے ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجنے ہوں تو ڈاک خانہ ہماری مدد کیسے کرتا ہے ؟

3 - پیغام جلدی بھیجنا ہو تو کیسے بھیجا جا سکتا ہے ؟

4 - ٹیلی فون ہمارے کس کام آتا ہے ؟

5 - ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں کیا فرق ہے ؟

ضلعے کا انتظام

حکومت نے عوام کی سہولت اور بہتری کے لیے ہر ضلعے میں مختلف معاملات کی نگرانی کے لیے کئی محکمے قائم کیے ہوئے ہیں۔ یہ محکمے عوام کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہر محکمے کا ایک سربراہ ہوتا ہے جو اپنے محکمے کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

ہمارے ضلعے کا صدر مقام گوجرانوالا ہے۔ اِس میں ہر ضلعی محکمے کا بڑا دفتر ہے۔ یہاں ضلعے کی کچہریاں بھی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر

گوجرانوالا کی ضلع کچہری میں اگر جائیں تو ایک دفتر پر پاکستان کا جھنڈا لہراتا نظر آتا ہے۔ یہ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے۔ ڈپٹی کمشنر ضلعے کا انتظام چلاتا ہے اور ہر طرح کا امن و امان قائم رکھتا ہے۔ عام طور پر اُسے ڈی۔سی کہتے ہیں۔

پولیس

ضلعے میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے پولیس کا محکمہ، ڈی۔سی کی مدد کرتا ہے۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ضلعے کی پولیس کے سب سے بڑے آفیسر کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کہتے ہیں۔ عام طور پر اُسے

ایس ۔پی بھی کہا جاتا ہے ۔

ہر ضلعے میں بہُت سے تھانے ہوتے ہیں ۔ ہر تھانے کا ایک حلقہ ہوتا ہے ۔ تھانے کے اہل کار اپنے حلقے کے اندر رہنے والے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کے ذِمّہ دار ہوتے ہیں ۔ جَب کبھی کوئی شخص شکایت لے کر تھانے جاتا ہے ، تو اُس کی شکایت کو ایک رجسٹر میں لِکھ لیا جاتا ہے ، اِسے رپٹ درج کرنا کہتے ہیں ۔ بعد میں اس پر مناسب اور ضرُوری کارروائی کی جاتی ہے ۔

عَدالت

جَب کوئی شخص کِسی دُوسرے شخص کو مالی یا جِسمانی نقُصان پُہنچاتا ہے تو اُس کو پولیس والے پکڑ کر میجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ ایسے شخص کو مُلزم کہا جاتا ہے ۔ میجسٹریٹ پولیس والوں کی بات سُنتا ہے ، مُلزم کی بات بھی سُنتا ہے ، اور پھر فیصلہ کرتا ہے کہ آیا اس شخص کو سزا دی جائے یا نہیں ۔ میجسٹریٹ کے دفتر کو عدالت کہتے ہیں ۔

ضلعے کی بڑی عدالت کو سیشن جج کی عدالت کہتے ہیں ۔ اس عدالت میں ڈاکہ ، قتل ، چوری ، مارپیٹ وغیرہ کے مقدّمے پیش کیے جاتے ہیں ۔ اِن مقدّموں کو فوجداری مقدّمے کہتے ہیں ۔

کبھی کبھی زمین یا جائداد کا جھگڑا بھی ہو جاتا ہے ۔ مثلاً

ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ مکان میرا ہے ، دُوسرا کہتا ہے کہ میرا ہے۔ اِس قِسم کے مقدموں کو دیوانی مقدمے کہتے ہیں ۔ ایسے مقدموں کا فیصلہ سِول جج کرتے ہیں ۔

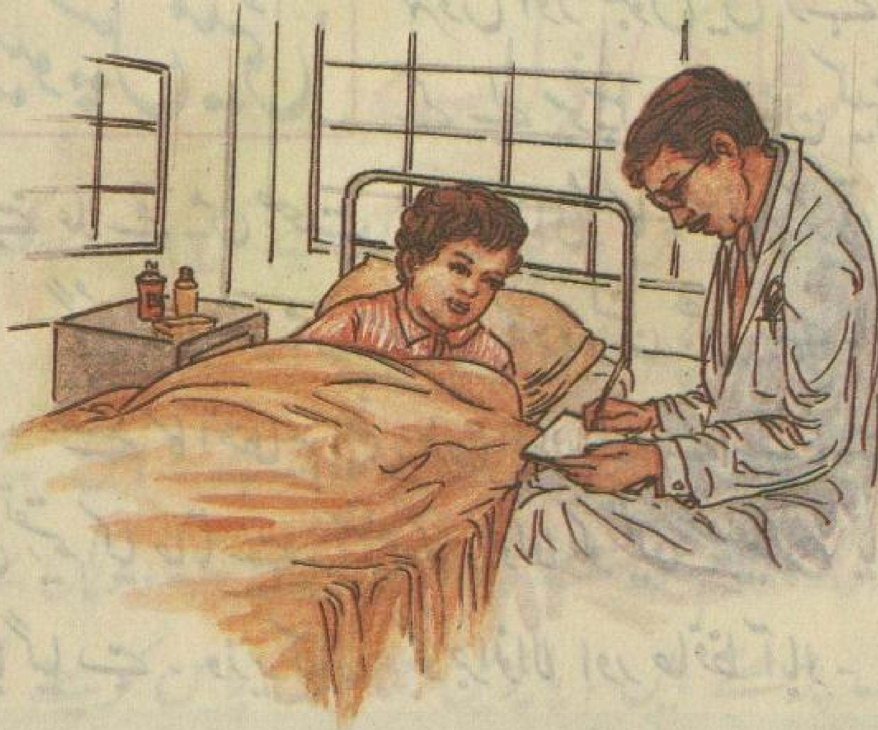
عدالتوں میں کچھ لوگ کالا کوٹ پہنے گھُومتے نظر آتے ہیں ۔ یہ وکیل ہیں ۔ یہ قانُون کی خاص تعلیم حاصل کر چُکے ہیں اور اب فیصلہ کرنے میں عَدالت کی مدد کرتے ہیں ۔

محکمۂ تعلیم

ہمارے ضلعے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکُولوں کے انتظام کے لیے علیٰحدہ علیٰحدہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر یا ڈی ۔ ای ۔ او مقرر ہیں ۔ ڈی ۔ ای ۔ او ضلعے کے پرائمری اور ہائی سکُولوں کے مَسائل کے حل اور انتظام کا ذِمّے دار ہوتا ہے ۔ ڈی ۔ ای ۔ او کی مدد کے لیے اسِسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مقرر ہیں ، جو اپنے حلقے کے سکُولوں کے کام کی نِگرانی کرتے ہیں ۔ لڑکوں کے سکُولوں کے مُعائنے کے لیے مرد اسِسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مقرر ہیں اور لڑکیوں کے سکُولوں کے مُعائنے کے لیے خواتین مقرر ہیں ۔

محکمۂ صحت

لوگوں کے علاج کے لیے حکومت نے محکمۂ صحت قائم کیا ہے ۔ یہ محکمہ ہر ضلعے میں کئی ہسپتال کھولتا ہے ۔ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریض کا مُعائنہ



کرتے ہیں اور دوائی دیتے ہیں۔ اگر مریض زیادہ بیمار ہو تو اُسے ہسپتال میں داخل کر لیتے ہیں، اور جب تک وُہ تندرست نہ ہو جائے وہیں زیرِ علاج رہتا ہے۔

محکمۂ صحت بیماریوں کی روک تھام کا اِنتظام بھی کرتا ہے۔ اِس کے لیے صفائی کرواتا ہے، دوائیں چھڑکواتا ہے اور لوگوں کو بیماری سے بچانے کے لیے ٹیکے لگاتا ہے۔ اِن سب کاموں کا انتظام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کرواتا ہے۔

ضِلع کونسل

ضِلعے کے دیہاتی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے ایک ضِلع کونسل ہے۔ ضِلع کونسل کا دفتر ضِلع کے صدر مقام میں ہوتا ہے۔ ہمارے ضِلعے کی ضِلع کونسل کا دفتر گوجرانوالا شہر میں ہے۔ ضِلع کونسل صحت اور صفائی کا اِنتظام کرتی ہے۔ گاؤں کی چھوٹی چھوٹی سڑکیں بھی بنواتی ہے۔

میونسپل کمیٹی

شہروں اور قصبوں میں رہنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے میونسپل یا ٹاؤن کمیٹی ہوتی ہے۔ یہ بھی اپنے علاقے میں صحت اور صفائی کا اِنتظام کرتی ہے۔

گوُجرانوالا شہر میں میونسپل کارپوریشن بھی ہے۔

ضِلعے کا انتظام اچھّی طرح چلانے کے لیے اسے چھوٹے حِصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ضِلع گوُجرانوالا کو تین تحصِیلوں یا سَب ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وزیر آباد، گوُجرانوالا اور حافظ آباد۔



سوالات

درجِ ذیل سوالات کا جواب "ہاں" یا "نہیں" میں دیں:

1 -ہمارے ضِلعے کا صدر مقام گوُجرانوالا ہے؟

2 -ضِلع کا اِنتظام ڈِپٹی کمِشنر چلاتا ہے؟

3 -پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے؟

4 -زمین یا جائداد کے مقدموں کا فیصلہ مجسٹریٹ کرتا ہے؟

5 -ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہسپتالوں کی نگرانی کرتا ہے؟

6 -ضِلع کونسل صحت و صفائی کا اِنتظام کرتی ہے؟

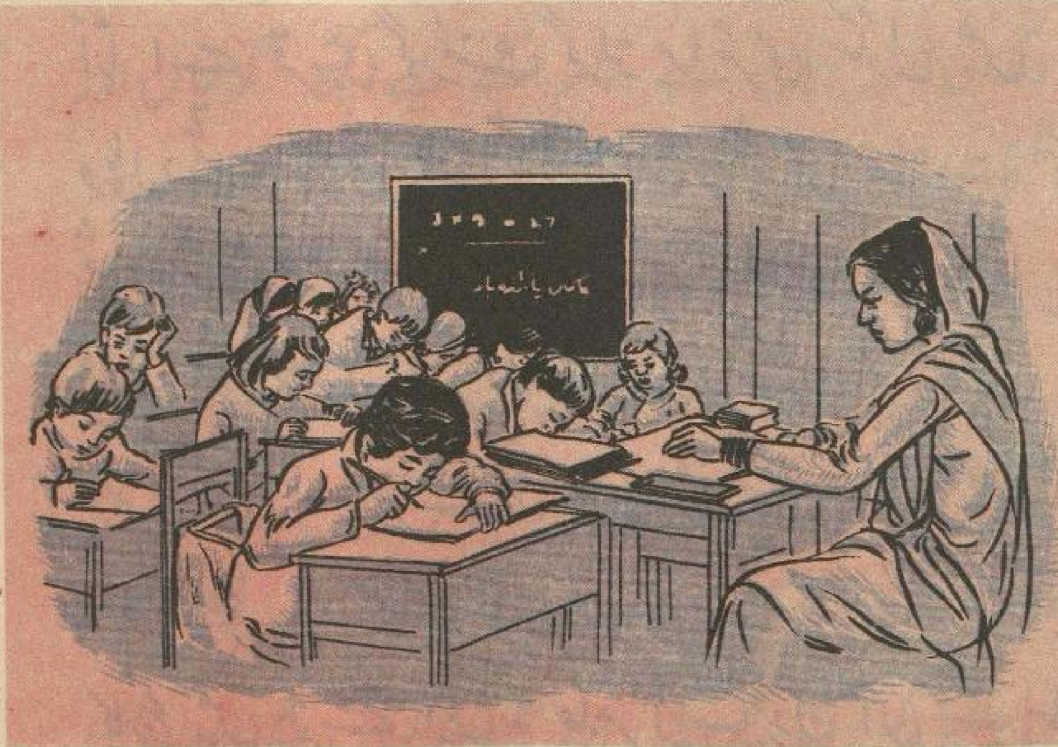
7 -ضِلع گوُجرانوالا کی دو تحصِیلیں ہیں؟

رفاہی ادارے

حکومت نے لوگوں کو سہولتیں پہنچانے کے لیے کئی ادارے کھول رکھے ہیں۔ آئیے ان میں سے کچھ کا حال پڑھیں :

سکول

عامر تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ اس کے سکول کا نام گورنمنٹ پرائمری سکول ہے۔ وہاں بچے پانچویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ پانچویں جماعت پاس کر لینے کے بعد بچے ہائی سکول میں داخل ہو جاتے ہیں۔ عامر کے ابا جان کہتے تھے کہ جب عامر پانچویں جماعت پاس کر لے گا تو اسے ہائی سکول میں داخل کرا دیں گے۔ عامر کی خالہ موضع اٹاوہ میں رہتی ہیں۔ وہاں



ہائی سکول نہیں، مڈل سکول ہے۔ مڈل سکول میں بچے آٹھویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ جب عامر کے خالہ زاد

بھائی احسن نے گورنمنٹ ہائی سکُول گوجرانوالا میں داخلہ لے لیا تو وُہ عامر کے گھر رہنے لگا۔ یہ اُس کی خالہ کا گھر ہے۔

احسن کا سکُول بہُت خُوب صُورت ہے۔ اِس میں بہُت سے کمرے اور بہُت سے اُستاد ہیں۔ کھیل کا ایک مَیدان بھی ہے۔ احسن کبھی کبھی عامر کو بھی اپنے ساتھ سکُول لے جاتا ہے، کبھی ڈراما دکھانے کے لیے اور کبھی مَیچ دکھانے کے لیے۔

ساجد، عامر کا ہم جماعت ہے اور اس کا دوست بھی۔ ساجد کی باجی گورنمنٹ گرلز ہائی سکُول میں پڑھتی ہے۔ اس سکُول میں چھٹی سے دسویں جماعت تک صِرف لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ساجد کی چھوٹی بہن ثمینہ جب پانچ سال کی ہوگئی تو ساجد اور اُس کے ابّا اسے قریبی گورنمنٹ گرلز پرائمری سکُول میں داخل کروا آئے۔ وہاں ثمینہ جیسی چھوٹی لڑکیاں پانچویں جماعت تک پڑھتی ہیں۔ ثمینہ شوق سے سکُول جاتی ہے۔ ضِلع میں قریباً ہر محلّے اور ہر قصبے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکُول ہیں۔

کالج

عامر کے بڑے بھائی جان نے پچھلے سال دسویں کا اِمتحان اوّل درجے میں پاس کر لیا تھا۔ اب وُہ گورنمنٹ کالج میں پڑھتے ہیں۔ عامر ایک دِن ان کے ساتھ ان کے کالج

بھی گیا تھا ۔ کالج تو ہائی سکُول سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ وہاں لڑکے ایف۔ اے اور بی۔ اے کی تعلیم پاتے ہیں۔ بعض کالجوں میں ایم ۔ اے کی تعلیم بھی دی جاتی ہے ۔ کالج کا تمام اِنتظام پرنسپل صاحب کرتے ہیں ۔

ہَسپتال

عامر باقاعدگی سے سکُول جاتا ہے لیکن پچھلے مہینے اس کو بخار آنے لگا ، اِس لیے وُہ کئی دِن سکُول نہ جا سکا اور اسے چھُٹّی لینا پڑی ۔ عامر کے اَبّا علاج کی غرض سے اُسے ہسپتال لے گئے ۔ وہاں بہُت سے مریض اور ڈاکٹر تھے ۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے عامر کو بھی ایک آلہ لگا کر اچھی طرح دیکھا اور پرچی پر دوا لِکھ دی ۔ ساتھ والے کمرے میں دوائیں تھیں ۔ عامر کے اَبّا جان نے پرچی وہاں جا کر دکھائی اور وہاں سے عامر کے لیے کچُھ گولیاں اور پِینے کی دوا مِل گئی ۔ عامر حیران تھا کہ کِسی نے بھی ان سے دوا کے پیسے نہیں مانگے۔

عامر کے اَبّا نے بتایا کہ حکُومت کی طرف سے کھولے گئے ہَسپتالوں میں بیماروں کا علاج مُفت ہوتا ہے ۔ اِن میں ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں اور ایکسرے لینے و آپریشن کرنے کا اِنتظام بھی ہوتا ہے۔ اَبّا جان نے یہ بھی بتایا کہ ضِلع میں کئی اور بھی ہسپتال ہیں ، جن

میں مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے ۔ اِس کے علاوہ کئی ایک ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں ۔ اِن ڈسپنسریوں میں معمولی بیماریوں کا علاج تو ہو جاتا ہے ، لیکن جو لوگ زیادہ بیمار ہو جائیں ، اُنھیں شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جانا پڑتا ہے ۔

حیوانات کے ہسپتال

ایک دِن ساجد کی مُرغی بیمار ہو گئی ۔ اُس نے نہ تو انڈا دیا ، نہ دانہ کھایا اور سُست سی بیٹھی تھی ۔ عامر نے ساجد سے کہا ، آؤ ، تُمھاری مُرغی کو ہسپتال لے چلیں



اور انھی ڈاکٹر صاحب سے دوا لے آئیں جنھوں نے مُجھے دوا دی تھی ۔ عامر کے ابّا جان نے سُنا تو وُہ ہنس پڑے ۔ پھر بچّوں کو بتایا کہ جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے حکومت نے الگ ہسپتال بنائے ہیں ، جنھیں حیوانات کے ہسپتال کہتے ہیں ۔ پھِر عامر کے ابّا جان عامر ، ساجد اور اُس کی مُرغی کو اپنے ساتھ

حیوانات کے ہسپتال لے گئے ۔ وہاں ڈاکٹر صاحب صِرف جانوروں اور مویشیوں کا علاج کر رہے تھے ۔ لوگ اپنی گائیں، بھینسیں، گھوڑے، مُرغیاں وغیرہ لے کر آئے ہُوئے تھے ۔ ڈاکٹر صاحب نے ساجد کی مُرغی کا مُعائنہ کر کے اُسے ٹیکا لگایا اور کچُھ دوا اُسے کِھلانے کے لیے دے دی ۔ ساجد کی مُرغی دو تین روز ہی میں ٹِھیک ہو گئی ۔

کوآپریٹو بَینک

عام بَینکوں کے بارے میں تو ہم پڑھ چُکے ہیں ۔ اِن کے علاوہ چند بَینک ایسے بھی ہیں ، جِنھیں لوگ مِل جُل کر چلاتے ہیں ۔ ایسے بَینکوں کو کوآپریٹو بَینک کہتے ہیں ۔

یہ بَینک ضرُورت مند کِسانوں کو بِیج خریدنے ، مکان بنانے اور مِل جُل کر ٹریکٹر خریدنے کے لیے آسان شرطوں پر قرضے دیتے ہیں ۔ یہ بَینک گھریلو دستکاریاں لگانے والوں کو بھی قرضہ دیتے ہیں ۔



سوالات

خالی جگہ پُر کریں :

(i) ۔ پرائمری سکُول میں ________ جماعت تک بچّے پڑھتے ہیں ۔

(ii) ۔ ہائی سکُول میں ________ تک بچّے پڑھتے ہیں ۔

(iii)۔ کالج ________ سے بڑا ہوتا ہے ۔

(iv)۔ ہسپتالوں میں ________ کا علاج مُفت ہوتا ہے ۔

(v)۔ جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے ________ بنائے گئے ہیں ۔

(vi)۔ جن بَینکوں کو لوگ مِل جُل کر چلاتے ہیں ایسے بَینکوں کو ________ کہتے ہیں ۔

حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان انسان کی خاطر بنائے ۔ حضرت آدم علیہ السّلام کو پَیدا کیا ۔ آپؑ کو عِلم سکھایا اور آپؑ کو اِتنی عِزّت دی کہ فرشتوں سے سجدہ کروایا ۔ ابلیس نے ایسا نہ کِیا اور ہمیشہ کے لیے شیطان کہلایا ۔

حضرت آدم علیہ السّلام کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو پَیدا کیا ۔ وُہ بھی حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ جنّت میں رہنے لگیں ۔ کچُھ عرصے کے بعد اللہ تعالےٰ نے اُنھیں زمین پر بھیج دیا اور فرمایا کہ تُمھارے لیے وہاں رہنے کی جگہ ہے اور زندگی کا سامان ہے ۔ شیطان کا خیال رکھنا وہ تُمھارا دُشمن ہے ۔

حضرت آدم علیہ السّلام اور امّاں حوّا زمین پر آئے اور اُنھوں نے اللہ تعالےٰ کے سکھائے ہُوئے عِلم کے مُطابق زمین کو آباد کیا ۔

حضرت آدم علیہ السّلام نے لمَبی عُمر پائی اور آپؑ کی بہُت اولاد ہُوئی ۔ آپؑ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے ،

اسے ایک ماننے اور نیک کام کرنے کا حکم دیا۔ آپؑ دنیا میں
اللہ کے پہلے نبیؑ ہیں۔



سوالات

مختصر جواب دیں :

1 ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کس کی خاطر بنائے ؟

2 ۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے زمین کو کیسے آباد کیا ؟

3 ۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد کو کیا کیا نصیحتیں کیں ؟

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام آج سے کوئی چار ہزار سال پہلے مُلکِ عراق میں پَیدا ہُوئے۔ وہاں کے لوگ بُتوں کی پُوجا کرتے تھے۔

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام کا والد آزر بھی بُتوں کی پُوجا کرتا تھا۔ جَب اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو نبی بنایا تو سَب سے پہلے آپؑ نے اپنے والد کو سمجھایا اور کہا۔ ”اَبّا جان ! آپ اِن بُتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ یہ نہ سُنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی نفع ہی پُہنچا سکتے ہیں۔“ مگر آپؑ کے والد نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام اپنے مُلک کے بادشاہ نمرُود کے پاس بھی گئے، جو خُدائی کا دعوٰی کرتا تھا۔ نمرُود اپنے آپ کو لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا۔ آپؑ نے کہا کہ تُو خدا نہیں۔ خدا وُہ ہے جو سُورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تُو خدا ہے، تو سُورج مغرب سے نکال دے۔ بادشاہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

آپؑ نے اپنی قوم کو بھی سمجھایا کہ خدا ایک ہے، صِرف اُسی کی عبادت کرو، سُورج، چاند، ستارے خدا نہیں اور یہ

بُت جن کی تم پُوجا کرتے ہو، کِسی کام کے نہیں۔ قوم نے بھی آپؑ کی بات نہ مانی۔

ایک دِن آپؑ بُت خانے میں گئے اور وہاں پڑے ہُوئے تمام بُتوں کو ٹُکڑے ٹُکڑے کر ڈالا۔ صِرف بڑا بُت رہنے دیا اور ایک کُلہاڑا اس بُت کے سامنے رکھ دیا۔ جب لوگ واپس آئے تو اُنھوں نے حضرت اِبراہیمؑ سے پُوچھا۔ اے اِبراہیمؑ! تُم نے ہمارے بُتوں کو توڑا ہے!" آپؑ نے جواب دیا، "اس بڑے بُت سے پُوچھیں، اگر یہ بولتا ہے۔" اِس طرح حضرت ابراہیمؑ نے کافروں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر بُت اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو تمھاری مدد کیا کریں گے۔

یہ سُن کر لوگ غُصّے میں آ گئے اور اُنھوں نے حضرت اِبراہیمؑ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کِیا۔ کافروں نے آپؑ کو آگ میں پھینک دیا، مگر اللہ تعالٰی کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی، اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پُہنچی۔

حضرت اِبراہیمؑ اللہ تعالٰی کے حُکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو مکّہ چھوڑ آئے۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہُوئے تو حضرت اِبراہیمؑ کو خدا کی طرف سے حُکم مِلا کہ وُہ اپنے بیٹے کو اس کی

راہ میں قربان کر دیں ۔ آپؑ فوراً اللہ کا حکم ماننے پر تیار ہو گئے اور بیٹے سے کہا کہ مُجھے ایسا حُکم مِلا ہے ، تُم کیا کہتے ہو ۔ بیٹے نے جواب دیا کہ ابّا جان ! جو حکم مِلا ہے ، آپؑ اس پر عمل کریں ۔ آپؑ مُجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ۔

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو لٹا دیا اور چھری چلانا شروع کی ۔ اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتے کی معرفت پیغام پُہنچایا کہ اے ابراہیمؑ ! تم آزمائش میں پُورے اُترے ہو اور حُکم ماننے کا حق ادا کر دیا ہے ۔ اس فرشتے کا نام حضرت جبرائیل علیہ السّلام ہے ۔ اللہ تعالےٰ کو آپؑ کی قُربانی پسند آئی ۔ اس نے حضرت اسماعیلؑ کو بچا لیا اور جانور کی قربانی کا حُکم دیا ۔ مُسلمان آپؑ کی اس سُنّت پر عمل کرتے ہُوئے ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی حیثیت کے مُطابق قُربانی کرتے ہیں ۔

آپؑ اللہ کے خلیل کہلاتے ہیں ۔ خلیل پیارے دوست کو کہتے ہیں ۔ جب آپؑ نے اللہ کی ہر بات مانی اور توحید کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپؑ کو بڑی عزّت دی اور آپؑ کو اپنا دوست بنا لیا ۔ آپؑ نے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی کہ وُہ اپنے فضل سے اُنھیں اور اُن کی اولاد کو اسلام پر قائم رکھّے اور ان میں سے



ایک بہُت بلند مقام والا نبی پَیدا کرے ۔ خدا نے آپؑ کی یہ دُعا قبُول فرمائی اور اِسی کے نتیجے میں ہمارے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم آپؑ کی نسَل میں پَیدا ہُوئے ۔

حضرت ابراہیمؑ ہی نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مِل کر مکّہ میں اللہ کا گھر بنایا ، جِسے کعبہ کہتے ہیں ۔ دُنیا کے تمام مُسلمان اِسی کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وہیں حج کرنے جاتے ہیں ۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 – حضرت ابراہیمؑ کِس مُلک میں پَیدا ہُوئے ؟

2 – حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کو کیا سمجھایا ؟

3 – حضرت ابراہیمؑ نے نمرود سے کیا کہا ؟

4 – حضرت ابراہیمؑ نے بُت خانے میں جا کر کیا کِیا ؟

5 – ہم ہر سال عید الاضحیٰ کیوں مناتے ہیں ؟

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰؑ فلسطین میں پیدا ہُوئے ۔ آپؑ کی والدہ حضرت مریمؑ بڑی نیک خاتُون تھیں ۔ آپؑ کو بنی اسرائیل کی طرف رسُول بنا کر بھیجا گیا ۔ بنی اسرائیل نے مذہب میں کئی بُری باتیں شامل کر رکھّی تھیں ۔ وُہ دُوسروں کا مال کھاتے اور ظُلم کرتے تھے ۔ دُنیا کے نفع کی خاطر ہر کام کرتے مگر خُدا کو خُوش کرنے کا اُنھیں خیال تک نہ تھا ۔ آپؑ نے اُنھیں اللہ کا حُکم سُنایا ۔ شروع میں چند لوگ ایمان لائے اور اکثر نے مخالفت کی ۔

حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ کہا کرتے کہ خُدا کو ایک مانو اور سچّے دل سے اس کی عبادت کرو ، کسی پر ظُلم نہ کرو ۔ اگر کوئی زیادتی کرے تو اسے معاف کر دو ۔ ہر ایک سے محبّت کرو اور کسی کو دُکھ نہ پُہنچاؤ ۔

حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حُکم سے بیماروں کو تندرست کر دیتے ، اندھوں کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے ۔ جدھر جاتے ، غریب اور بیمار آپؑ کے گرد جمع ہو جاتے ۔ آپؑ سب سے پیار کرتے اور کسی سے نفرت نہ کرتے ، بلکہ اُن کے دُکھ دُور کرتے ۔ اِس وجہ سے لوگ آپؑ کی بہُت عزّت کرتے تھے ۔

دُشمنوں نے علاقے کے حاکم کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص نیا مذہب

پھیلا رہا ہے۔ اپنے جادُو کے اثر سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے۔ ایک دِن ایسا آئے گا کہ یہ حکُومت پر قبضہ کر لے گا۔

حاکم نے یہُودیوں کی بات سُنی اور سچّا سمجھ کر وُہ حضرت عیسٰیؑ کا دُشمن ہو گیا۔ آپؑ کو پکڑنے کے لیے سپاہی بھیجے گئے تاکہ آپؑ کو (نعوذ باللہ) قتل کرا دیا جائے، مگر اللہ نے حاکم کی یہ خواہش پُوری نہ ہونے دی اور آپؑ کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔

سوالات

خالی جگہ پُر کریں :

(i) - حضرت عیسٰیؑ ________ میں پیدا ہُوئے۔

(ii) - آپؑ کی والدہ کا نام ________ تھا۔

(iii) - حضرت عیسٰیؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ________ کو تندرُست کر دیتے ________ کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور ________ کو زندہ کر دیتے۔

ہمارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

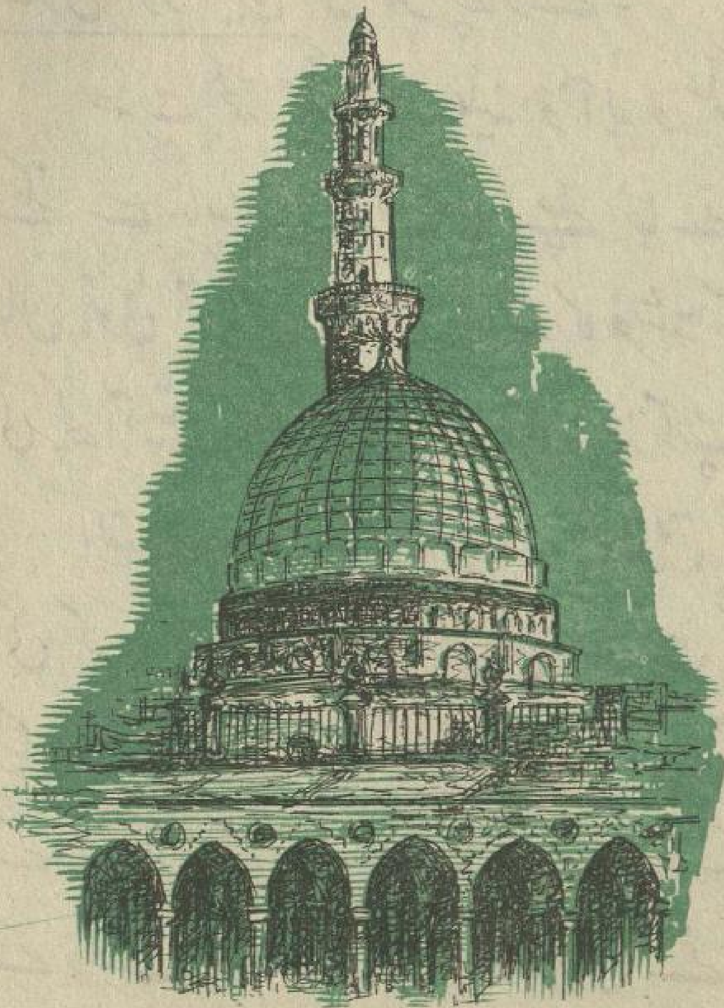
حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم قریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکّہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ نہایت اچھّی عادتوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ سچّ بولتے، کسی کے ساتھ دھوکا نہ کرتے۔ آپؐ کی نیکی اور سچّائی کی وجہ سے مکّے کے لوگ آپؐ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے مکّے سے باہر غارِ حرا میں چلے جاتے۔ جب آپؐ کی عُمر چالیس سال ہوئی تو اِسی غار میں اللہ کا فرشتہ آیا جس نے آپؐ کو قرآنِ پاک کی کچھ آیتیں پڑھائیں اور بتلایا کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے حُکم کے مُطابق آپؐ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ صِرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ بُتوں کی پُوجا چھوڑ دو۔ نیک کام کرو اور ایک دُوسرے پر ظُلم نہ کرو۔ ابتدا میں مکّے کے چند لوگ ایمان لائے اور آپؐ کے ساتھی بن گئے۔ اکثر لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ کافروں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو بہُت تنگ کیا اور ان پر بڑے ظُلم کیے مگر آپؐ نے کسی

قیمت پر اپنے کام کو نہ چھوڑا ۔ اِس پر کافروں نے آخر فیصلہ کِیا کہ آپؐ کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے ۔ اللہ تعالےٰ نے فرشتہ بھیج کر آپؐ کو اِس بات کی خبر دے دی اور حُکم دیا کہ مکّے سے مدینہ ہجرت کر جائیں ۔

مدینے کے کچھُ لوگ ایمان لا چُکے تھے ۔ جب اُنھوں نے حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کے آنے کی خبر سُنی تو وُہ بہُت خُوش ہُوے ۔ آپؐ نے مدینہ منوّرہ پُہنچ کر اللہ کی عبادت کرنے کے لیے زمین خرید کر مسجد بنائی ، جِسے مسجدِ نبوی کہتے ہیں ۔ مسجد بنانے میں حضوُرؐ نے خود بھی حِصّہ لیا ۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا پیغام سُنایا اور مدینے کے اور لوگ بھی آپؐ پر ایمان لانے لگے ۔ مکّے



کے کافروں نے مدینے میں بھی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کو آرام سے نہ بیٹھنے دیا اور مُسلمانوں پر بار بار حملے کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو فتح دی اور کافر ذلیل ہُوئے۔ ہجرت سے آٹھ سال کے بعد مکّہ فتح ہو گیا اور خانہ کعبہ جو بُتوں سے بھرا پڑا تھا، صاف کر دیا گیا۔

فتح مکّہ کے دن آپؐ نے اللہ تعالےٰ کا شُکر ادا کیا اور اپنے دُشمنوں کو مُعاف کر دیا۔ اب دُوسرے علاقوں کے لوگ بھی ایمان لانے لگے اور اِس طرح پُورے مُلکِ عرب میں آپؐ کا پیغام روز بروز مقبُول ہوتا گیا۔

آپؐ جو وعدہ فرماتے، اُسے پُورا کرتے۔ آپؐ کو کِسی کا ڈر نہ تھا۔ آپؐ صِرف اللہ تعالےٰ سے ڈرتے اور مُسلمانوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دیتے۔ آپؐ کو بچّوں سے بڑی محبّت تھی۔ جب آپؐ گلی سے گزُرتے تو چھوٹے بچّے آپؐ کا دامن پکڑ لیتے۔ حضُورؐ اُن سے پیار کرتے۔

ہمارے پیارے رسُول حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر بات ایسی تھی کہ اُس کی مثال نہیں مِلتی۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری رسُول ہیں۔ آپؐ کو تمام دُنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔

یہ شان کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔

آپؐ نے ترسیٹھ سال کی عُمر پائی۔ آپؐ کا روضۂ مُبارک مدینۂ منوّرہ میں ہے۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 - حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگ صادق اور امین کیوں کہتے تھے ؟

2 - جب حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے نبی بنے تو اُس وقت آپؐ کی عُمر کیا تھی ؟

3 - آپؐ نے نبی بننے کے بعد لوگوں کو کیا ہدایت کی ؟

4 - مدینۂ منوّرہ پُہنچ کر آپؐ نے کون سی مسجد بنائی ؟

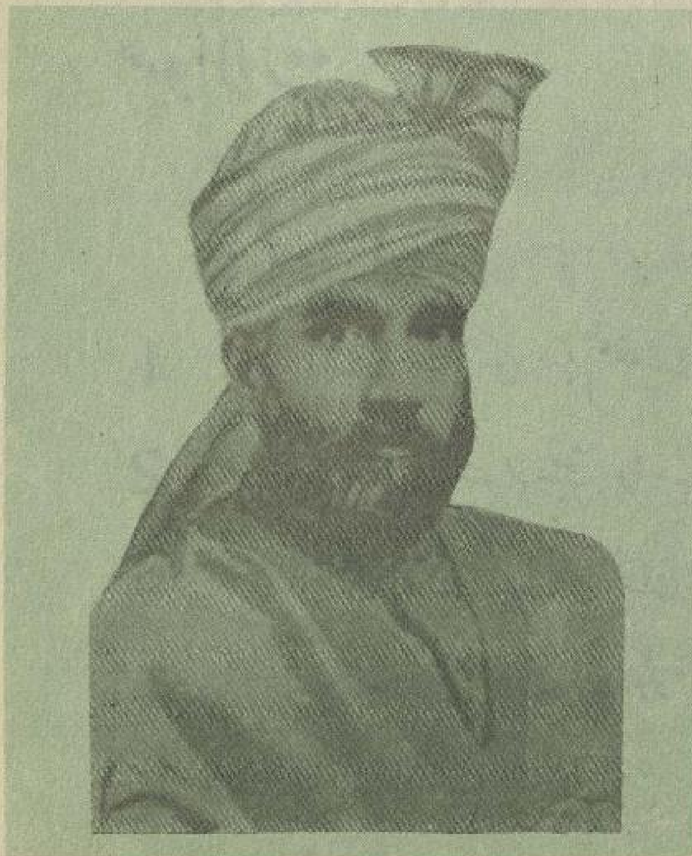
5 - ہجرت کے کتنے سال بعد مکّہ فتح ہُوا ؟

6 - حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بچّوں سے کیسا سلوک کیا کرتے تھے ؟

مَولانا ظفر علی خاں

مَولانا ظفر علی خاں ، وزیر آباد کے قریب ایک گاؤں کرم آباد کے رہنے والے تھے ۔ اُن کی پَیدائش کو سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چُکا ہے ۔ اُنھیں دِنوں مُسلمانوں نے علی گڑھ (بھارت) کے مَقام پر اپنا ایک کالج بنایا تھا ۔ ظفر علی خاں نے اِسی کالج میں تعلیم پائی ۔

اُن کے والد ، وزیر آباد سے ایک ہفتہ وار اخبار نکالتے تھے ۔ اِس کا نام زمیندار تھا ۔ والد کی وفات کے بعد مَولانا ظفر علی خاں نے یہ اخبار ، لاہور سے روزانہ نکالنا شروع کیا ۔ اِس اخبار نے



اِتنی ترقّی کی کہ مُلک کا سَب سے بڑا اُردُو اخبار بن گیا ۔ اُس زمانے میں انگریز اِس مُلک پر حکُومت کرتے تھے ۔ مَولانا ظفر علی خاں اپنے اخبار میں انگریزوں اور اُن کے ساتھیوں کے خلاف لِکھتے تھے ۔ اِس پر انگریزوں نے اُنھیں

کئی بار جُرمانے کیے اور سزائیں دیں ، مگر اُنھوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

مَولانا بڑے اچھّے شاعر بھی تھے۔ اُن کی نظمیں اخبار میں چھَپتی تھیں، اور لوگوں میں جوش پھَیل جاتا تھا۔ وُہ ہمیشہ انگریزوں سے آزادی لینے پر لوگوں کو اُبھارتے رہے۔ جَب قائدِ اعظمؒ نے مُسلمانوں کے لیے الگ مُلک پاکِستان بنانے کی کوشِش شرُوع کی تو مَولانا ظفر علی خاں نے بھی اُن کا ساتھ دیا۔ مَولانا نے لمبی عمُر پائی۔ اُنھوں نے پاکِستان بننے کے 9 سال بعد وفات پائی۔

سوالات

مختصر جواب دیں :

1 ۔ ہمارے ضِلعے کی اہم شخصیّت کون سی ہے ؟

2 ۔ آپ کہاں کے رہنے والے تھے ؟

3 ۔ مَولانا ظفر علی خاں نے کون سا اخبار نکالا ؟

4 ۔ آپ ہمیشہ کِس بات پر لوگوں کو اُبھارتے تھے ؟

کتاب بہترین ساتھی ہے
اس سے پیار کیجیے
اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ایک قومی ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ کے لیے معیاری اور سستی نصابی کتب بروقت مہیا کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ مگر کچھ جعل ساز ناجائز منافع کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کتب کے جعلی ایڈیشن گھٹیا کاغذ پر ناقص طباعت کے ساتھ مارکیٹ میں فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بورڈ کو مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کی بدنامی کا سبب بھی بنتے ہیں۔ طلبہ اور والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ ایسی کتب کی اطلاع بورڈ کو دیں تاکہ ضروری سدباب کیا جا سکے۔ بورڈ کی نصابی کتابوں کی نشاندہی بورڈ کے اس نشانِ خصوصی سے ہوتی ہے جو ہر کتاب کے سرورق پر چھپا ہوتا ہے۔

بورڈ کی کتابوں کے علاوہ طلبہ اضافی کتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں۔
جماعت سوم کے لیے صرف درجِ ذیل کتب ہی جائز ہیں۔

1 — اردو کی تیسری کتاب
2 — قرآنی قاعدہ
3 — سائنس 3
4 — ریاضی
5 — معاشرتی علوم (متعلقہ ضلع)

عبدالوحید
چیئرمین
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای- 2 -گلبرگ-3 - لاہور

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور
بطور سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس ضلع گوجرانوالا
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب کی تصحیح کردہ

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد   کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان   ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام   قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت   پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچم ستارہ و ہلال   رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال   جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

سیریل نمبر 5866

ایڈیشن (تجرباتی)	طباعت	تاریخ اشاعت	تعداد	قیمت
اول	دوم	مئی 1987ء	30,000	7.70